Postal Reg. No. PB\0154\2003 TO 2005

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم   نحمدہٗ و نصلّی علٰی رسولہ الکریم   وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 52

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 37

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ £ یا
40 امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ £

19 رجب 1423 ہجری 16 تبوک 1382 ہش 16 / ستمبر 2003ء

ER. M. SALAM Sb
FLAT No-704
BLOCK No-43
SECTOR-4
NEW SHIMLA 171009

اخبار احمدیہ

قادیان 13 / ستمبر 2003ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ کل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور شرائط بیعت کی نودیں شرط کی تفصیل بیان فرمائی۔ احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ

انسان اگر بیعت پر قائم رہے تو اس سے خدا تعالیٰ راضی ہو جائے گا اور وعدہ کے موافق رحمت نازل کرے گا

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز جمعہ کے بعد گرد و نواح کے لوگوں اور چند ایک دیگر احباب نے بیعت کی۔ بعد بیعت حضرت احمد مرسل مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذیل کی تقریر کھڑے ہو کر فرمائی۔

اس وقت تم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے بیعت کا اقرار کیا ہے اور تمام گناہوں سے توبہ کی ہے اور خدا تعالیٰ سے اقرار کیا ہے کہ کسی قسم کا گناہ نہ کریں گے۔ اس اقرار کی دو تاثیریں ہوتی ہیں۔ اقرار بیعت یا تو رحمت ہے یا باعث عذاب۔ یا تو اس کے ذریعہ انسان خدا تعالیٰ کے بڑے فضل کا وارث ہو جاتا ہے کہ اگر اس پر قائم رہے تو اس سے خدا تعالیٰ راضی ہو جائے گا اور وعدہ کے موافق رحمت نازل کرے گا یا اس کے ذریعہ سخت مجرم بنے گا کیونکہ اگر کسی اقرار کو توڑے گا تو گویا اس نے خدا تعالیٰ کی توہین کی۔ جس طرح سے ایک انسان سے اقرار کیا جاتا ہے اور اسے بجا نہ لایا جاوے تو توڑنے والا مجرم ہوتا ہے۔ ایسے ہی خدا تعالیٰ کے سامنے گناہ نہ کرنے کا اقرار کر کے پھر توڑنا خدا تعالیٰ کے روبرو سخت مجرم بنا دیتا ہے۔ آج کے اقرار اور بیعت سے یا تو رحمت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی ہے اور یا عذاب کی ترقی کی۔ اگر تم نے تمام باتوں میں خدا تعالیٰ کی رضامندی کو مقدم رکھا اور مدت دراز کی تمام عادتوں کو بدل دیا تو یاد رکھو کہ بڑے ثواب کے مستحق ہو۔ عادت کو چھوڑنا آسان بات نہیں۔ دیکھتے ہو کہ ایک افیونی یا جھوٹ بولنے والے کو جو عادت پڑ گئی ہوئی ہوتی ہے اس کا بدلنا کس قدر مشکل ہوتا ہے۔ اسلئے جو اپنی عادت کو خدا تعالیٰ کے واسطے چھوڑتا ہے تو وہ بڑی بات کرتا ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ عادت چھوٹی ہو یا بڑی ایک عرصہ تک انسان جب گناہ کرتا ہے تو اس کے قویٰ کو ایک عادت اس کے کرنے کی ہو جاتی ہے۔ تو کیا تمہارے نزدیک اسے چھوڑ دینا کوئی چھوٹی بات ہے؟ جب تک کہ انسان کے اندر ہمت استقلال نہ ہو تب تک یہ دور نہیں ہو سکتی۔ ماسوا اس کے ان عادتوں کے بدلنے میں ایک اور مشکل ہے کہ عادتوں کا پابند آدمی عیالداری کے حقوق کی بجاآوری میں سست ہوا کرتا ہے۔ مثلاً ایک افیونی ہے تو وہ نشہ میں مبتلا ہو کر عیالداری کیلئے کیا کچھ کرے گا؟ اور اسی طرح بعض عادتیں اس قسم کی ہوتی ہیں کہ کنبہ اور اہل و عیال کے آدمی اس کے حامی ہوتے ہیں۔ اور اس کا چھوڑنا اور بھی دشوار تر ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص بذریعہ رشوت روپیہ حاصل کرتا ہے۔ عورتوں کو اکثر علم نہیں ہوتا تو وہ اس کو اچھا جانیں گی کہ میرا خاوند خوب روپیہ کماتا ہے۔ وہ کب کوشش کریں گی کہ خاوند سے یہ عادت چھڑا دیں۔ تو ان عادتوں کو چھڑانے والا بجز اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوتا۔ باقی سب اس کے حامی ہوتے ہیں۔ بلکہ ایک شخص جو نماز روزہ کو وقت پر ادا کرتا ہے اسے یہ لوگ سست کہتے ہیں کہ کام میں حرج کرتا ہے اور جو نماز روزہ سے غافل رہ کر زمینداری کے کاموں میں مصروف رہے اسے ہوشیار کہتے ہیں۔

باقی صفحہ 7 پر

خلاصہ خطبہ جمعہ

ہمدردیٔ مخلوق کا وصف پیدا کرو کہ آجکل کے معاشرہ میں اسکی بہت ضرورت ہے

میں احمدی ڈاکٹروں استادوں اور وکیلوں سے کہتا ہوں کہ جس حد تک ہو سکتا ہے اپنے اپنے شعبوں میں غریبوں کی امداد کریں

از۔ سیدنا حضرت اقدس مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۲ ستمبر ۲۰۰۳ بمقام مسجد فضل لندن

لندن: ۱۲ ستمبر (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت اقدس مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ جرمنی اور جلسہ سالانہ فرانس میں شمولیت کے بعد بخیر و عافیت لندن تشریف لے آئے ہیں آج آپ نے مسجد فضل لندن میں اپنے بصیرت افروز خطبہ میں شرائط بیعت کی نویں شرط پر نہایت ایمان افروز روشنی ڈالی یاد رہے کہ اس سے قبل جلسہ سالانہ برطانیہ اور جرمنی میں حضور اقدس شرائط بیعت میں سے آٹھ شرائط پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں۔ شرائط بیعت کی نویں شرط درج ذیل ہے۔

یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ (اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ جنوری ۸۹ء)

خطبہ جمعہ کے ابتدا میں حضور انور نے فرمایا اسلام کی تعلیم نہایت خوبصورت تعلیم ہے جس نے انسانی زندگی کا کوئی پہلو تشنہ نہیں چھوڑا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے ان احسانات کا تقاضہ ہے کہ ہم اس تعلیم کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں اور ہم پر اور بھی یہ ذمہ داری پڑتی ہے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور اس زمانہ کے امام کی جماعت میں شامل ہونے

باقی صفحہ (12) پر ملاحظہ فرمائیں

سفر لندن کی روئداد

(3 آخری)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات:: ہر احمدی جو مرکز احمدیت جاتا ہے اس کے سفر کا پہلا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے امام سے ملاقات کا شرف جلد سے جلد حاصل کر سکے اگرچہ دوران جلسہ اور نمازوں کے اوقات میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دیدار ہوتا رہا لیکن نجی ملاقات ہر احمدی کی دلی خواہش ہوتی ہے۔ جلسہ سالانہ کے بعد ہماری پہلی ملاقات ۵ راگست کو ہوئی جس میں حضور سے مصافحہ و معانقہ کا شرف حاصل ہوا ساتھ ہی ابتدائی تعارف اور دعا کی درخواست کی جاسکی۔ خاکسار کے ساتھ مکرم مظفر احمد صاحب امروہی سابق نگران راجستھان بھی تھے۔ دوسرے گروپ میں مکرم حبیب الرحمٰن صاحب انچارج مبلغ بھوٹان کے ساتھ مکرم بشیر احمد صاحب کالا افغانہ درویش بھی تھے آپ نے تمام درویشان کی نمائندگی میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی اور درویشان کا سلام آپ تک پہنچایا۔ لندن واپسی کے روز ہی پھر ایک دوسری ملاقات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ہوئی جس میں حضور نے بہت پیار سے الوداعی ملاقات کا شرف بخشا اور اخبار بدر کے متعلق دریافت فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم قریشی محمد فضل اللہ صاحب اور مکرم منصور احمد صاحب نائب مدیران بدر کے متعلق دریافت فرمایا اور اپنی دعاؤں سے نوازا۔ فوٹو کھنچوانے کے بعد اور مصافحہ و معانقہ کا شرف حاصل کرنے کے بعد ہم لوگ اُسی روز لندن سے روانہ ہوئے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ پہلی ملاقات کے موقعہ پر حضور نے ہم کو بیش قیمت تحفوں سے بھی نوازا تھا جن میں حضور کے عطا کردہ پین جو دعاؤں کے ساتھ حضور نے عطا فرمائے قابل ذکر ہے۔ اللھم اید امامنا بروح القدس ومتعنا بطول حیاته وبارک لنا فی عمره و امره.

جیسا کہ خاکسار نے عرض کیا مرکز میں حاضری کے وقت امام وقت کی ملاقات ہر احمدی کا بیش قیمت اور یادگاری لمحہ ہوتا ہے اور اگر وہ لمحہ اس کو میسر آجائے تو وہ دنیا کا خوش قسمت انسان اپنے کو سمجھتا ہے الحمد للہ کہ دورانِ قیام لندن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی امامت میں نماز پڑھنے اور ایک خطبہ جمعہ نزدیک سے سننے اور مسجد میں آتے جاتے حضور کا دیدار کرنے کی خوش نصیبی حاصل رہی جس پر ہم اپنے رب رحمٰن کا جس قدر بھی شکر کریں کم ہے۔

اس موقع پر حضور انور سے مبلغین کرام کی ۳۱ جولائی کی ایک ملاقات کی کسی قدر تفصیل درج ہے اس ملاقات میں مکرم مظفر احمد صاحب امروہی اور مکرم حبیب الرحمٰن صاحب مبلغ بھوٹان شریک ہوئے تھے انہوں نے حضور انور کی جو ہدایات خاکسار کو تحریری طور پر لکھ کر دیں وہ اس طرح ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:۔

۱۔ گزشتہ چند سالوں میں لاکھوں افراد جماعت میں شامل ہوئے ہیں لیکن رابطہ بہت کم افراد سے ہے۔ نو مبائعین سے زیادہ سے زیادہ رابطے قائم کئے جائیں اور انہیں جماعت کا فعال حصہ بنانے کی طرف خصوصی توجہ دی جائے۔

۲۔ رپورٹ بھجواتے وقت جملہ مبلغین و معلمین کرام اعداد و شمار میں رپورٹ بھجوایا کریں لمبے چوڑے واقعات کو چھوڑ کر اعداد و شمار میں رپورٹ بھجوایا کریں۔

۳۔ اپنے دورہ جات کی رپورٹ میں معین تعداد میں اس بات کو نوٹ کریں کہ کتنے نو مبائعین اور زیر تبلیغ دوستوں سے باقاعدہ رابطہ قائم کیا اور کتنے نو مبائعین کو جماعت کا فعال حصہ بنایا گیا۔

۴۔ بچوں کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دی جائے۔ نو مبائعین جماعت میں ذیلی تنظیمیں قائم کی جائیں اور ان کے باقاعدہ پروگرام اور اجتماعات وغیرہ کروائے جائیں۔ اور ان پروگراموں کی کارروائی نو مبائعین کے ذریعہ ہی کروائی جائے۔ بچوں کی تربیت کیلئے صرف معلمین پر انحصار نہ کیا جائے جماعت کی پوری انتظامیہ اس ذمہ داری کو ادا کرے۔

۵۔ ہر ملک میں لائبریری ہونی چاہئے جہاں کام کا زیادہ پھیلاؤ ہے وہاں صوبائی سطح پر بھی اس کا انتظام کیا جائے اور ضروری لٹریچر یا کتب مہیا کی جائیں۔

۶۔ مخالفت کے آغاز سے ہی اس کے سدباب کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ کسی چھوٹی مخالفانہ کارروائی کو بھی معمولی نہ سمجھا جائے۔ بیدار مغزی سے مقامی سطح پر اور مرکزی سطح پر بھی پوری طرح اس کو روکنے کی کوشش کی جائے۔

وسعت مکانی:: جیسا کہ خاکسار نے عرض کیا ہے کہ تیرہ سال قبل بھی لندن جانے کا موقع ملا تھا لیکن اس بار یہ بات خاص طور پر دیکھنے کو ملی کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے جماعت کو حد درجہ وسعت مکانی سے نوازا ہے۔ مسجد فضل لندن اور اسلام آباد کا وسیع و عریض سنٹر تو پہلے ہی موجود تھا جس میں جلسہ سالانہ منعقد ہوتا ہے۔ جہاں پر مسجد ہے، جدید پریس ہے، لنگر خانہ ہے، دیگر دفاتر ہیں رہائشی جگہیں ہیں۔ اس کے علاوہ پورے انگلینڈ میں کئی وسیع و عریض سنٹر موجود تھے لیکن اب اللہ نے جماعت کو مارڈن کے علاقہ میں مسجد بیت الفتوح سے نوازا ہے یہ علاقہ اندازاً دو ایکڑ جگہ پر مشتمل ہوگا اس میں یورپ کی سب سے بڑی مسجد کی تعمیر ہو رہی ہے جو اب اپنی تعمیر کے آخری مراحل پر ہے یہاں بڑے بڑے ہال ہیں۔ دفاتر ہیں۔ گیسٹ ہاؤس ہیں پارکنگ کا انتظام ہے لنگر خانہ ہے اور ہر طرح کی سہولتیں موجود ہیں الحمد للہ اس کے علاوہ لندن کے ہی علاقہ میں جماعت کو ایک اور بڑی بلڈنگ خریدنے کی توفیق ملی ہے جہاں اس وقت جماعت کے بعض دفاتر قائم ہیں۔ اور خوشی کی بات یہ ہے کہ مسجد فضل لندن کے اردگرد بہت سی بلڈنگیں جماعت نے خرید لی ہیں جہاں جماعت کے کارکنان رہائش رکھتے ہیں اور مرکزی دفاتر بھی موجود ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان اور اس کا خاص فضل ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہجرت کی برکات اور پاکستان کے مظلوم احمدیوں کی دعاؤں کا ثمرہ ہے۔ فالحمد لله علیٰ ذالک۔

ایک خاص بات اس موقع پر قابل ذکر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ جب سے لندن تشریف لائے انگلینڈ بلکہ تمام یورپ کے احمدی احباب کی تقدیر بدل چکی ہے ان میں اور ان کی نسلوں میں بڑا عظیم روحانی انقلاب آیا ہے۔ انگلینڈ میں غیر احمدیوں کی مساجد بھی ہیں لیکن اُن میں اور احمدیوں کی مساجد میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ غیر احمدی مساجد میں نماز کے وقت صرف چند بوڑھے دیکھے جاسکتے ہیں اور ان کے نوجوانوں کو دین سے کوئی دلچسپی نہیں ہے لیکن دوسری طرف احمدی نوجوان بھاری تعداد میں نہ صرف نمازوں میں دلچسپی لیتے ہیں بلکہ اپنے قیمتی اوقات میں سے نکال کر روزانہ رضاکارانہ طور پر خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں۔ جلسہ کے موقع پر ان کی خدمت اور جذبۂ اطاعت و وفاداری کو دیکھ کر رشک آتا تھا کس طرح محنت اور فدائیت کے جذبہ سے خدمات سرانجام دیتے ہیں اور وقار عمل کے ذریعہ جماعت کا لاکھوں روپیہ بچاتے ہیں۔

اس موقع پر بعض احباب قابل ذکر ہیں جن سے ملاقات کر کے ہم نے بہت خوشی حاصل کی اور ہم ان کی شخصیتوں سے متاثر ہوئے ان میں مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد لنڈن۔ مکرم رفیق حیات صاحب امیر جماعت یوکے۔ مکرم مبارک ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال۔ مکرم عبد الماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر مکرم چوہدری عبد الرشید صاحب آرکیٹیکٹ لندن مکرم رشید احمد صاحب چوہدری پریس سیکرٹری لندن مکرم عبد الرشید صاحب حیدر آبادی اور نوری صاحب جو حکیم خلیل صاحب مونگھیری کے فرزند ہیں ان کے علاوہ اور بہت سے بزرگوں سے ملاقات ہوئی جو لندن میں ہیں اور جو ربوہ سے تشریف لائے تھے واپسی سے ایک روز قبل ہی مکرم محمد شفیع اشرف صاحب کے انتقال پر ملال کی بھی خبر ملی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ سابق پرائیویٹ سیکرٹری اور ایڈیشنل وکیل اعلیٰ لندن تھے اور بھی خدمات رہی ہوں گی اللہ ان کے درجات بلند کرے باوجود کمزوری و بیماری کے آپ مسجد فضل لندن تشریف لا کر نمازیں پڑھتے تھے۔

بیت الفتوح میں قیام کے دوران مکرم بشیر احمد صاحب اختر نائب افسر جلسہ سالانہ نے ہمارا بہت خیال رکھا اور ہر طرح آرام پہنچانے کی کوشش کی فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ ان کے علاوہ ایک معمر شخصیت نے مجھے بہت متاثر کیا۔ اُن کا پورا نام تو یاد نہیں البتہ انہیں ساقی صاحب کہہ کر یاد کیا جاتا تھا۔ ان کا تعلق تقسیم ملک سے قبل پنجاب کے ضلع نابھہ سے تھا اور بعد تقسیم ملک وہ تخت ہزارہ میں مقیم ہوئے انہیں احمدیت کی خاطر عظیم الشان قربانیاں دینے کا موقعہ ملا۔ جب بھی کوئی کام ہوتا وہ فوراً کر دیتے اور ہمارا ہر طرح خیال رکھتے باوجود بڑی عمر کے ہونے کے ڈیوٹی میں جوانوں کی طرح مستعد تھے اور بھاگتے دوڑتے نظر آتے تھے۔

ایک مرتبہ میرا کسی عزیز کی طرف سے ٹیلی فون آیا تو وہ مجھے نیچے سے بلا کر اوپر آفس میں لے گئے جاتے ہی ٹیلی فون آگیا۔ ٹیلی فون سننے کے بعد وہ بولے کہ اگر آپ کی خواہش ہو تو چائے بنا کر پلاؤں میں نے ایک بزرگ کے ہاتھوں چائے نہ بنوانے کی خاطر ہچکچاہٹ کا اظہار کیا اور وہ دیکھتے دیکھتے کچن میں نظر آئے بولے کہ پانی تو بالکل ابل رہا ہے پتی ڈالنی ہے اور دودھ اور چینی تو آپ حسب ذائقہ ملا لینا اور یہ کہتے ہوئے انہوں نے چائے کی ٹرے میز پر رکھ دی۔ ایک کپ میری طرف بڑھا کر دوسرا انہوں نے اپنے لئے بنایا اور چائے پیتے ہوئے وہ ۵۵ سال پہلے کے ہندوستان میں گم ہوگئے وہ اپنے بچپن کے زمانے کی باتیں سنانے لگے۔ کتنا اچھا زمانہ تھا وہ کیسے اچھے لوگ تھے اور کیا ہندو کیا مسلمان سب ایسے رہتے گویا سگے بھائی ہوں ایک دوسرے کی بیاہ شادیوں میں شامل ہوتے ایک دوسرے کے بزرگوں کو چاچا تاؤ کہتے۔

لیکن تقسیم ملک کے وقت تو ایسا لگتا تھا کہ جیسے دونوں قوموں کو کسی کی نظر لگ گئی ہو۔ اپنے بچپن کی خوبصورت سی کہانی سناتے ہوئے وہ ساتھ ساتھ چائے کی چسکیاں لیتے رہے اور پھر بولے کہ پاکستان میں بھی ہمیں احمدیت کی خاطر قربانیاں دینے کا موقع ملا۔ ہمارے گاؤں تخت ہزارہ پر ختم نبوت کے مولویوں نے چند غنڈوں کو ساتھ لیکر ہلہ بول دیا چونکہ میں تخت ہزارہ کا امیر تھا اس لئے بڑا نشانہ میں بنا تھا لیکن اللہ نے بچا لیا۔ اور میں راتوں رات دریا عبور کر کے لاہور پہنچ گیا پیچھے پتہ چلا کہ ہمارے گھر اور

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

امام کی ڈھال کے پیچھے رہ کر فتح و ظفر احمدیت کا مقدر بنے گی

آنحضرت ﷺ کی دعاؤں سے دشمن غزوۂ اُحد میں اپنے مقصد میں ناکام رہا

غزوۂ اُحد کے حالات اور جانثار صحابہؓ کی قربانیوں کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ ۱۱؍جولائی ۲۰۰۳ء مطابق ۱۱؍وفا ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِکَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۔وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾۔

(سورة آل عمران :۱۲۲)

اور (یاد کر) جب تُو صبح اپنے گھر والوں سے مومنوں کو (ان کی) لڑائی کے ٹھکانوں پر بٹھانے کی خاطر الگ ہوا۔اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

یہ آیت جنگ اُحد کے حالات کے بارہ میں ہے۔اس میں مسلمانوں سے جو غلطیاں ہوئیں جنگ میں مثلاً ابتدائی طور پر تو آنحضرت ﷺ کی مرضی کے خلاف بعض نوجوان صحابہ کا مدینہ سے باہر نکل کر جنگ کرنے کا مشورہ تھا۔پھر جنگ کے میدان میں جب ایک درہ کی حفاظت کے لئے آپ نے پچاس تیراندازوں کو بٹھایا۔تو انہوں نے یہ دیکھتے ہوئے کہ لڑائی کا پانسا مسلمانوں کی طرف پلٹ گیا ہے اور فتح نصیب ہو رہی ہے۔باجود اس کے کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد تھا کہ جو بھی صورت ہو تم نے درہ خالی نہیں کرنا۔ مال غنیمت کے لالچ میں نافرمانی کرتے ہوئے جگہ چھوڑی اور پھر اس کا نتیجہ ظاہر ہے جو ہونا تھا مسلمانوں کو نقصان ہوا اور اس کے بارہ میں آنحضرت ﷺ کو ایک خواب میں بھی یہ بتا دیا گیا تھا کہ ایسی صورت پیدا ہوگی کہ مسلمانوں کا نقصان ہو۔ظاہر ہے کہ حضور ﷺ نے بہت دعائیں بھی کی ہوں گی اس جنگ سے پہلے ۔ جنگ بدر کے بارہ میں تو بہت سے حوالے بھی آتے ہیں۔بہرحال اللہ تعالیٰ نے ان دعاؤں کو سنا اور ایسے حالات میں جو ظاہری نتیجہ جس طرح نکلنا چاہئے ، جب مسلمانوں کو فتح ہوئی درہ پر بیٹھے ہوئے صحابہ نے نافرمانی کرتے ہوئے وہ جگہ چھوڑی اور پھر کفار نے دوبارہ پلٹ کر حملہ کیا اور مسلمانوں کو بے انتہا نقصان پہنچایا۔تو جو نتیجہ اس صورت میں نکلنا چاہئے وہ بہت بھیانک ہونا چاہئے لیکن یہ دعائیں ہی تھیں جن کی وجہ سے باوجود اس کے کہ مسلمانوں کو بہت نقصان پہنچا جس طرح دشمن فتح حاصل کرنا چاہتا تھا اس کو فتح نصیب نہیں ہوئی۔باوجود اس کے کہ بہت سارے صحابہ شہید ہوئے آنحضرت ﷺ کو خود بھی زخم آئے لیکن دشمن پھر بھی فاتح کی حیثیت سے واپس نہیں لوٹ سکا۔کیونکہ اس زمانہ میں جنگوں میں جو رواج تھا کہ مال غنیمت اکٹھا کیا جاتا تھا اور اور بہت سے لوٹ کھسوٹ ہوتی تھی وہ کچھ بھی نہ کر سکے۔

اس کی تشریح میں امام فخرالدین رازیؒ کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔فرماتے ہیں:

”﴿وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِکَ﴾ (آل عمران :۱۲۲) اس سے پہلے اللہ نے فرمایا ہے کہ ﴿اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا﴾ کہ اگر تم صبر کرو گے اور تقویٰ پر قائم رہو گے تو ان کی تدبیریں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گی۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی نصرت اور مدد کی یہ سنت بیان فرمائی ہے۔لیکن اُحد کے دن مسلمانوں کی تعداد کافی تھی لیکن جب انہوں نے آنحضرت ﷺ کے احکام کی نافرمانی کی تو شکست سے دوچار ہوئے۔جبکہ بدر کے موقعہ پر باوجود تھوڑے ہونے کے مسلمانوں نے آنحضرت ﷺ کی اطاعت کی اور دشمن پر غالب آگئے۔

شکست کا ایک سبب یہ بھی بنا کہ عبداللہ بن ابی بن سلول نے وعدہ خلافی کر کے اپنے لوگوں کو الگ کر لیا تھا۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ منافقین پر اعتماد نہیں کرنا چاہئے۔(تفسیر کبیر امام رازی)

اس ضمن میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بڑی تفصیل بیان فرمائی ہے دیباچہ تفسیر القرآن میں، وہ میں پیش کرتا ہوں۔آپ فرماتے ہیں کہ کفار کے لشکر نے بدر کے میدان سے بھاگتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ اگلے سال ہم دوبارہ مدینہ پر حملہ کریں گے اور اپنی شکست کا مسلمانوں سے بدلہ لیں گے۔ چنانچہ ایک سال کے بعد وہ پھر بھرپور تیاری کر کے مدینہ پر حملہ آور ہوئے۔مکہ والوں کے غصہ کا یہ حال تھا کہ بدر کی جنگ کے بعد انہوں نے یہ اعلان کر دیا کہ کسی شخص کو اپنے مُردوں پر رونے کی اجازت نہیں اور جو تجارتی قافلے آئیں گے ان کی آمد آئندہ جنگ کے لئے محفوظ رکھی جائے گی۔چنانچہ بڑی تیاری کے بعد تین ہزار سپاہیوں سے زیادہ تعداد کا ایک لشکر ابوسفیان کی قیادت میں مدینہ پر حملہ آور ہوا۔رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے مشورہ لیا کہ آیا ہمیں شہر میں ٹھہر کر مقابلہ کرنا چاہئے یا باہر نکل کر۔آپؐ کا اپنا خیال یہی تھا کہ دشمن کو حملہ کرنے دیا جائے تاکہ جنگ کی ابتداء کا بھی وہی ذمہ دار ہو اور مسلمان اپنے گھروں میں بیٹھ کر اس کا مقابلہ آسانی سے کر سکیں۔لیکن وہ مسلمان جنہیں بدر کی جنگ میں شامل ہونے کا موقع نہیں ملا تھا اور جن کے دلوں میں حسرت رہی تھی کہ کاش ہم کو بھی خدا کی راہ میں شہید ہونے کا موقعہ ملتا۔انہوں نے اصرار کیا کہ ہمیں شہادت سے کیوں محروم رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ آپؐ نے ان کی بات مان لی اور مشورہ لیتے وقت آپ نے اپنی خواب بھی سنائی۔ فرمایا کہ خواب میں مَیں نے ایک گائے دیکھی ہے اور مَیں نے دیکھا ہے کہ میری تلوار کا سرا ٹوٹ گیا ہے اور مَیں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ وہ گائے ذبح کی جا رہی ہے۔اور پھر یہ کہ مَیں نے اپنا ہاتھ تو ایک مضبوط اور محفوظ زرہ کے اندر ڈالا ہے اور مَیں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ مَیں ایک مینڈھے کی پیٹھ پر سوار ہوں۔

صحابہؓ نے کہا یارسول اللہ! آپ نے ان خوابوں کی کیا تعبیر فرمائی۔آپؐ نے فرمایا گائے کے ذبح ہونے کی تعبیر یہ ہے کہ میرے بعض صحابہ شہید ہوں گے اور تلوار کا سرا ٹوٹنے سے مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ میرے عزیزوں میں سے کوئی اہم وجود شہید ہوگا یا شاید مجھے ہی اس مہم میں کوئی تکلیف پہنچے۔اور زرہ کے اندر ہاتھ ڈالنے کی تعبیر مَیں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارا مدینہ میں ٹھہرنا زیادہ مناسب ہے ۔اور مینڈھے پر سوار ہونے والے خواب کی تعبیر یہ معلوم ہوتی ہے کہ کفار کے لشکر کے سردار پر ہم غالب آئیں گے یعنی وہ مسلمانوں کے ہاتھ سے مارا جائے گا۔گو اس خواب میں مسلمانوں پر یہ واضح کر دیا گیا تھا کہ ان کا مدینہ میں رہنا زیادہ اچھا ہے مگر چونکہ خواب کی تعبیر رسول کریم ﷺ کی اپنی تھی ،الہامی نہیں تھی۔آپؐ نے اکثریت کی رائے کو تسلیم کر لیا اور لڑائی کے لئے باہر جانے کا فیصلہ کر دیا۔جب آپ باہر نکلے تو نوجوانوں کو اپنے دلوں میں ندامت محسوس ہوئی اور انہوں نے کہا: یارسول اللہ! جو آپ کا مشورہ ہے وہی صحیح ہے۔ہمیں مدینہ میں ٹھہر کر دشمن کا مقابلہ کرنا چاہئے۔آپؐ نے فرمایا: خدا کا نبی جب زرہ پہن لیتا ہے تو اتارا نہیں کرتا۔اب خواہ کچھ ہو ہم آگے ہی جائیں گے۔اگر تم نے صبر سے کام لیا تو خدا کی نصرت تم کو مل جائے گی۔یہ کہہ کر آپؐ ایک ہزار لشکر کے ساتھ مدینہ سے نکلے اور تھوڑے فاصلے پر جا کر رات بسر کرنے کے لئے ڈیرہ لگایا۔آپؐ کا ہمیشہ طریق تھا کہ آپؐ دشمن کے پاس پہنچ کر اپنے لشکر کو کچھ دیر آرام کرنے کا موقع دیا کرتے تھے۔تاکہ وہ اپنے سامان وغیرہ تیار کر لیں۔صبح کی نماز کے وقت جب آپ نکلے تو آپؐ کو معلوم ہوا کہ کچھ یہودی بھی اپنے معاہد قبیلوں کی مدد کے بہانے سے آئے ہیں۔چونکہ یہود کی ریشہ دوانیوں کا آپؐ کو علم ہو چکا تھا، آپؐ نے فرمایا کہ ان لوگوں کو واپس کر دیا جائے۔اس پر عبداللہ بن ابی بن سلول جو منافقوں کا رئیس تھا وہ بھی اپنے تین سو ساتھیوں کو لے کر یہ کہتے ہوئے واپس لوٹ گیا کہ اب یہ لڑائی نہیں رہی یہ تو ہلاکت کے منہ میں جانا ہے۔کیونکہ خود اپنے مددگاروں کو لڑائی سے روکا جاتا ہے۔نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان صرف سات سو رہ گئے جو تعداد میں کفار کی تعداد سے چوتھے حصے سے بھی کم تھے اور سامانوں کے لحاظ سے اور بھی کمزور۔کیونکہ

کفار میں سات سو زرہ پوش تھا اور مسلمانوں میں صرف ایک سو زرہ پوش اور کفار میں دو سو گھوڑ سوار تھا مگر مسلمانوں کے پاس دو گھوڑے تھے۔ آخر آپ اُحد مقام پر پہنچے۔ وہاں پہنچ کر آپ نے ایک پہاڑی درّے کی حفاظت کے لئے پچاس سپاہی مقرر کئے اور سپاہیوں کے افسر کو تاکید کی کہ یہ درہ اتنا ضروری ہے کہ خواہ ہم مارے جائیں یا جیت جائیں تم نے اس جگہ سے نہیں ہلنا۔ اس کے بعد آپ بقیہ ساڑھے چھ سو آدمی لے کر دشمن کے مقابلے کے لئے نکلے جو اب دشمن کی تعداد سے قریباً پانچواں حصہ تھے۔ لڑائی ہوئی اور اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے تھوڑی دیر میں ساڑھے چھ سو مسلمانوں کے مقابلہ میں تین ہزار مکہ کا تجربہ کار سپاہی سر پر پاؤں رکھ کر بھاگا۔ اس سلسلہ میں ایک بڑی تفصیلی حدیث ہے وہ میں یہاں پڑھتا ہوں۔

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے جنگ احد میں عبداللہ بن جبیرؓ کو پچاس فوجیوں کے ایک دستے کا امیر مقرر کیا اور ایک پہاڑی درّہ پر انہیں متعین کرتے ہوئے فرمایا: اگر تم دیکھو کہ ہمیں پرندے اُچک کر لے جارہے ہیں اور ہمارے گوشت کھا رہے ہیں تو بھی تم نے اس درّہ کو نہیں چھوڑنا جہاں میں تمہیں مقرر کر رہا ہوں۔ اور اگر تم دیکھو کہ ہم نے دشمن کو شکست دیدی ہے اور ہم انہیں رگیدے چلے جارہے ہیں تب بھی تم نے اس وقت تک اس جگہ کو نہیں چھوڑنا جب تک کہ مَیں تمہیں واپس چلے آنے کا پیغام نہ بھجواؤں۔ جب جنگ شروع ہوئی اور مسلمانوں نے کفار کو شکست دیدی اور ہم نے کفار کی عورتوں کو دیکھا کہ وہ کپڑے سمیٹے ننگی پنڈلیاں بھاگی جارہی ہیں۔ عبداللہ بن جبیرؓ کے دستے نے یہ دیکھ کر کہا: اب کس بات کا انتظار ہے، مسلمان فتحیاب ہوگئے ہیں، ہمیں بھی چلنا چاہئے۔ عبداللہ بن جبیرؓ نے جواب دیا: کیا تم آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد بھول گئے ہو کہ جب تک مَیں واپسی کا پیغام نہ بھیجوں، تم نے اس جگہ کو نہیں چھوڑنا۔ لیکن لوگوں نے کہا کہ فتح تو ہو چکی ہے، اب ہمیں بھی غنیمت سمیٹنے میں شامل ہونا چاہئے۔ چنانچہ وہ درّہ چھوڑ کر نیچے آگئے لیکن اس غلطی کو جب دشمن نے دیکھا کہ درّہ خالی ہے تو وہ پلٹا اور درّے میں سے ہو کر مسلمانوں پر حملہ آور ہوا۔ اس وجہ سے مسلمانوں کی فتح شکست میں بدل گئی۔ (اسی واقعہ کا ذکر قرآن کریم میں ہے) کہ رسول اُن کو پیچھے سے بلا رہا تھا۔ اس حادثہ میں ایک وقت ایسا بھی آیا کہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ صرف ۱۲ صحابہؓ رہ گئے اور ۷۰ کے قریب صحابہؓ لڑتے ہوئے شہید ہوگئے۔ جبکہ جنگ بدر میں ۱۴۰ کافر مسلمانوں کے ہاتھوں بدحال ہوئے تھے، ۷۰ قیدی بنائے گئے تھے اور ۷۰ مارے گئے تھے۔ اس موقع پر ابوسفیان نے بلند آواز سے تین دفعہ کہا: کیا تم میں محمد موجود ہیں؟۔ حضور ﷺ نے جواب دینے سے منع کر دیا۔ پھر اُس نے کہا کہ کیا تم میں ابو قحافہ کے بیٹے ابوبکر موجود ہیں؟ پھر اس نے تین دفعہ بلند آواز سے کہا: کیا تم میں خطاب کے بیٹے عمر موجود ہیں؟ جب اُسے کوئی جواب نہ ملا تو وہ اپنے لشکر کی طرف مُڑا اور کہا: یہ سب قتل ہو چکے ہیں۔ حضرت عمرؓ اس کی اس بات کو برداشت نہ کرسکے اور بلند آواز سے کہا: اے اللہ کے دشمن! خدا کی قسم! جن لوگوں کا تم نے نام لیا ہے، وہ سب کے سب زندہ ہیں اور تمہارے لئے رسوائی کے سوا کچھ نہیں۔ اس پر ابوسفیان نے کہا: جنگ بدر کا بدلہ چکا دیا گیا ہے اور لڑائی تو ڈول کی طرح ہوتی ہے، کبھی ادھر جھکا وہ ہوتا ہے کبھی اُدھر۔ لوگوں میں تمہیں کچھ لاشیں مثلہ اور بگاڑی ہوئی ملیں گی۔ مَیں نے ایسا کرنے کا حکم نہیں دیا تھا لیکن مجھے اس کا افسوس بھی نہیں۔ پھر وہ رجز یہ نعرہ لگانے لگا: اُعْلُ هُبَلْ! اُعْلُ هُبَلْ! ھبل بُت کی جے اور اُس کی بلندی۔

اس موقعہ پر حضور ﷺ نے فرمایا: جواب کیوں نہیں دیتے؟۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم کیا جواب دیں؟۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تم کہو اَللّٰہُ اَعْلٰی وَ اَجَلُّ اللہ ہی سب سے اعلیٰ اور سب سے بڑا ہے، اس کے مقابل کوئی بلند نہیں ہے۔ ابوسفیان نے جواب میں نعرہ لگایا: لَنَا الْعُزّٰی وَلَا عُزّٰی لَكُمْ ہمیں عزیٰ بت کی مدد حاصل ہے اور تمہیں کسی دیوی کی مدد حاصل نہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: جواب دو۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! جواب میں ہم کیا کہیں؟ آپؐ نے فرمایا: کہو اَللّٰہُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰی لَكُمْ۔ اللہ ہمارا مولیٰ اور ہمارا آقا ہے اور تمہارا ایسا کوئی مولیٰ اور آقا نہیں جو اس کے مقابلہ میں تمہاری مدد کر سکے۔

(صحیح بخاری. کتاب الجهاد والسیر باب یکره من التنازع والاختلاف فی الحرب)

اب حضرت مصلح موعودؓ کا اس سلسلہ میں جو بیان ہے اس کو مَیں پڑھتا ہوں۔ فرماتے ہیں کہ کافروں کا تعاقب کرنے کی وجہ سے مسلمان اتنا پھیل چکے تھے کہ کوئی باقاعدہ اسلامی لشکر ان لوگوں کے مقابلہ میں نہیں تھا۔ اکیلا اکیلا سپاہی میدان میں نظر آرہا تھا جن میں سے بعض کو ان لوگوں نے مار دیا باقی اس حیرت میں کہ کیا ہو گیا ہے پیچھے کی طرف دوڑے۔ چند صحابہ دوڑ کر رسول اللہ ﷺ کے گرد جمع ہوگئے ان کی تعداد زیادہ سے زیادہ بیس تھی۔ کفار نے شدت کے ساتھ اس مقام پر حملہ کیا جہاں رسول کریم ﷺ تھے۔ یکے بعد دیگرے صحابہ آپؐ کی حفاظت کرتے ہوئے مارے جانے لگے۔ علاوہ شمشیر زنوں کے تیر انداز اونچے ٹیلوں پر کھڑے ہو کر رسول کریم ﷺ کی طرف بے تحاشہ تیر مارتے تھے۔ اس وقت طلحہ نے جو قریش میں سے تھے اور مکہ کے مہاجرین میں شامل تھے یہ دیکھتے ہوئے کہ دشمن سب کے سب تیر رسول اللہ ﷺ کے منہ کی طرف پھینک رہا ہے اپنا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے منہ کے آگے کھڑا کر دیا۔ تیر کے بعد تیر جو نشانے پر گرتا تھا وہ طلحہؓ کے ہاتھ پر گرتا تھا۔ مگر جانباز اور وفادار صحابیؓ اپنے ہاتھ کو کوئی حرکت نہیں دیتا تھا۔ اس طرح تیر پڑتے گئے اور طلحہ کا ہاتھ زخموں کی شدت کی وجہ سے بالکل بے کار ہو گیا اور صرف ایک ہی ہاتھ ان کا باقی رہ گیا۔ ...... احد کی جنگ کے بعد کسی شخص نے طلحہؓ سے پوچھا کہ جب تیر آپ کے ہاتھ پر گرتے تھے تو کیا آپ کو درد نہیں ہوتی تھی اور کیا آپ کے منہ سے اُف نہیں نکلتی تھی؟ طلحہؓ نے جواب دیا کہ درد بھی ہوتی تھی اور اُف بھی نکلنا چاہتی تھی، لیکن مَیں اُف نہیں کرتا تھا تا ایسا نہ ہو کہ اُف کرتے وقت میرا ہاتھ ہل جائے اور تیر رسول کریم ﷺ کے منہ پر آگرے۔

مگر یہ چند لوگ کب تک اپنے بڑے لشکر کا مقابلہ کر سکتے تھے۔ لشکر کفار کا ایک گروہ آگے بڑھا اور رسول کریم ﷺ کے گرد کے سپاہیوں کو دھکیل کر اُس نے پیچھے کر دیا۔ رسول کریم ﷺ تن تنہا پہاڑ کی طرح وہاں کھڑے تھے کہ زور سے ایک پتھر آپ کے خَود پر لگا اور خود کے کیل آپ کے سر میں گھس گئے اور آپ بیہوش ہو کر ان صحابہ کی لاشوں پر جا گرے جو آپ کے ارد گرد لڑتے ہوئے شہید ہو چکے تھے۔ اس کے بعد کچھ اور صحابہؓ آپ کے جسم کی حفاظت کرتے ہوئے شہید ہوئے اور اُن کی لاشیں آپ کے جسم پر جا گریں۔ کفار نے آپ کے جسم کو لاشوں کے نیچے دبا ہوا دیکھ کر سمجھا کہ آپؐ مارے جا چکے ہیں۔ چنانچہ مکہ کا لشکر اپنی صفوں کو درست کرنے کے لئے پیچھے ہٹ گیا۔ جو صحابہؓ آپؐ کے گرد کھڑے تھے اور جن کو کفار کے لشکر کا ریلا دھکیل کر پیچھے لے گیا تھا ان میں حضرت عمرؓ بھی تھے۔ جب آپ نے دیکھا کہ میدان سب لڑنے والوں سے صاف ہو چکا ہے تو آپ کو یقین ہو گیا کہ رسول کریم ﷺ شہید ہو گئے ہیں اور وہ شخص جس نے بعد میں ایک ہی وقت میں قیصر اور کسریٰ کا مقابلہ بڑی دلیری سے کیا اور اس کا دل کبھی نہ گھبرایا اور کبھی نہ ڈرا وہ ایک پتھر پر بیٹھ کر بچوں کی طرح رونے لگ گیا۔ اتنے میں مالکؓ نامی ایک صحابی جو اسلامی لشکر کی فتح کے وقت پیچھے ہٹ گئے تھے کیونکہ انہیں فاقہ تھا اور رات سے انہوں نے کچھ نہیں کھایا تھا جب فتح ہو گئی تو وہ چند کھجوریں لے کر پیچھے کی طرف چلے گئے تا کہ انہیں کھا کر اپنی بھوک کا علاج کریں۔ وہ فتح کی خوشی میں ٹہل رہے تھے کہ ٹہلتے ٹہلتے حضرت عمرؓ تک جا پہنچے اور عمرؓ کو روتے ہوئے دیکھ کر نہایت ہی حیران ہوئے اور حیرت سے پوچھا: عمر! آپ کو کیا ہوا، اسلام کی فتح پر آپ کو خوش ہونا چاہئے یا رونا چاہئے؟ عمرؓ نے جواب میں کہا: مالک! شاید تم فتح کے معاً بعد پیچھے ہٹ آئے تھے۔ تمہیں معلوم نہیں کہ لشکر کفار پہاڑی کے دامن سے چکر کاٹ کر اسلامی لشکر پر حملہ آور ہوا اور چونکہ مسلمان پراگندہ ہو چکے تھے ان کا مقابلہ کوئی نہ کرسکا۔ رسول اللہ ﷺ چند صحابہؓ سمیت ان کے مقابلہ کے لئے کھڑے ہوئے اور مقابلہ کرتے کرتے شہید ہو گئے۔ مالکؓ نے کہا: عمرؓ اگر یہ واقعہ صحیح ہے تو آپ یہاں بیٹھے کیوں رو رہے ہیں۔ جس دنیا میں ہمارا محبوب گیا ہے ہمیں بھی تو وہیں جانا چاہئے۔ یہ کہا اور وہ آخری کھجور جو آپ کے ہاتھ میں تھی جسے آپ منہ میں ڈالنے ہی والے تھے اسے یہ کہتے ہوئے زمین پر پھینک دیا کہ اے کھجور! مالک اور جنت کے درمیان تیرے سوا اور کونسی چیز روک ہے۔ یہ کہا اور تلوار لے کر دشمن کے لشکر میں گھس گئے۔ تین ہزار آدمی کے مقابلے میں ایک آدمی کر ہی کیا سکتا تھا مگر خدائے واحد کی پرستار روح ایک بھی بہتوں پر بھاری ہوتی ہے۔ مالکؓ اس بے جگری سے لڑے کہ دشمن حیران ہو گیا۔ مگر آخر زخمی ہوئے، پھر گرے اور گر کر بھی دشمن کے سپاہیوں پر حملہ کرتے رہے۔ جس کے نتیجہ میں کفار مکہ نے اس وحشت سے آپ پر حملہ کیا کہ جنگ کے بعد آپ کی لاش کے ستر ٹکڑے ملے۔ حتی کہ آپ کی لاش پہچانی نہیں جاتی تھی۔ آخر ایک انگلی سے آپ کی بہن نے پہچان کر بتایا

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Main Bazar Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Ph. 01872-221672.(S)) 220260 (R) E-mail: kashmirsons@yahoo.co.in

نونیت جیولرز
NAVNEET
JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and
Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

کہ یہ میرے بھائی مالکؓ کی لاش ہے۔

وہ صحابہ جو رسول اللہ ﷺ کے گرد تھے اور جو کفار کے ریلے کی وجہ سے پیچھے دھکیل دیئے گئے تھے کفار کے پیچھے ہٹتے ہی وہ پھر رسول اللہ ﷺ کے گرد جمع ہوگئے۔ آپ کے جسم مبارک کو انہوں نے اٹھایا اور ایک صحابی عبیداللہ بن الجراحؓ نے اپنے دانتوں سے آپکے سر میں گھسی ہوئی میخ کو زور سے نکالا سے ان کے دو دانت ٹوٹ گئے۔ تھوڑی دیر میں رسول اللہ ﷺ کو ہوش آگیا اور صحابہ نے چاروں طرف میدان میں آدمی دوڑائے کہ مسلمان پھر اکٹھے ہو جائیں۔ بھاگا ہوا لشکر پھر جمع ہونا شروع ہوا اور رسول اللہ ﷺ انہیں لے کر پہاڑ کے دامن میں چلے گئے .... اور دشمن پیچھے ہٹ گیا۔ تو آپ نے بعض صحابہؓ کو اس بات پر ماموز فرمایا کہ وہ میدان میں جائیں اور زخمیوں کی خبر لیں۔ ایک صحابی میدان میں تلاش کرتے کرتے ایک زخمی انصاری کے پاس پہنچے۔ اب دیکھیں اس حالت میں بھی صحابہ کا نمونہ۔ دیکھا تو ان کی حالت خطرناک تھی۔ اور وہ جان توڑ رہے تھے۔ یہ صحابی ان کے پاس پہنچے اور انہیں السلام علیکم کہا۔ انہوں نے کانپتا ہوا ہاتھ مصافحے کے لئے اٹھایا اور ان کا ہاتھ پکڑ کے کہا کہ مَیں انتظار کر رہا تھا کہ کوئی بھائی مجھے مل جائے۔ انہوں نے اس صحابی سے پوچھا کہ آپ کی حالت تو خطرناک معلوم ہوتی ہے، کیا کوئی پیغام ہے جو آپ اپنے رشتہ داروں کو دینا چاہتے ہیں؟۔ اس مرنے والے صحابی نے کہا ہاں ہاں میری طرف سے میرے رشتہ داروں کو سلام کہنا اور انہیں کہنا کہ مَیں تو مر رہا ہوں مگر اپنے پیچھے خدا تعالیٰ کی ایک مقدس امانت محمد رسول اللہ ﷺ کا وجود تم میں چھوڑے جا رہا ہوں۔ اے میرے بھائیو اور رشتہ دارو! وہ خدا کا سچا رسول ہے۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ تم اس کی حفاظت میں اپنی جانیں دینے سے دریغ نہیں کرو گے اور میری اس وصیت کو یاد رکھو گے۔ (مؤطا امام مالکؒ اور زرقانی)

جب رسول کریم ﷺ شہداء کو دفن کر کے مدینہ واپس گئے تو پھر عورتیں اور بچے شہر سے باہر استقبال کے لئے نکل آئے۔ رسول کریم ﷺ کی اونٹنی کی باگ سعد بن معاذؓ مدینہ کے رئیس نے پکڑی ہوئی تھی اور فخر سے آگے آگے دوڑے جاتے تھے۔ شاید دنیا کو یہ کہہ رہے تھے کہ دیکھا ہم محمد رسول اللہ ﷺ کو خیریت سے اپنے گھر واپس لے آئے۔ شہر کے پاس انہیں اپنی بڑھیا ماں جس کی نظر کمزور ہو چکی تھی آتی ہوئی ملی۔ اُحد میں اُس کا ایک بیٹا عمر بن معاذؓ بھی مارا گیا تھا۔ اسے دیکھ کر سعد بن معاذؓ نے کہا: یارسول اللہ! اُمّی۔ اے اللہ کے رسول میری ماں آ رہی ہے۔ آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ کی برکتوں کے ساتھ آئے۔ بڑھیا آگے بڑھی اور اپنی کمزور پھٹی آنکھوں سے ادھر اُدھر دیکھا کہ کہیں رسول اللہ ﷺ کی شکل نظر آجائے۔ آخر رسول اللہ ﷺ کا چہرہ پہچان لیا اور خوش ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مائی مجھے تمہارے بیٹے کی شہادت پر تم سے ہمدردی ہے۔ اس پر نیک عورت نے کہا: حضور! جب مَیں نے آپ کو سلامت دیکھ لیا تو سمجھو کہ مَیں نے مصیبت کو بھون کر کھا لیا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ بہرحال رسول کریم ﷺ خیریت سے مدینہ پہنچے۔ گو اس لڑائی میں بہت سے مسلمان مارے بھی گئے اور بہت سے زخمی بھی ہوئے لیکن پھر بھی اُحد کی جنگ شکست نہیں کہلا سکتی۔ جو واقعات مَیں نے اوپر بیان کئے ہیں ان کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ایک بہت بڑی فتح تھی، ایسی فتح کہ قیامت تک مسلمان اس کو یاد کر کے اپنے ایمان کو بڑھا سکتے ہیں اور بڑھاتے رہیں گے"۔

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ ۱۵۱۔۱۵۷)

اس ضمن میں ایک حدیث ہے۔ حضرت مصعب بن عمیر کے آخری کلمات۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ جنگ اُحد میں علمبردار اسلام تھے۔ جب اچانک جنگ کی حالت بدلی تو یہ بھی کفار کے نرغے میں پھنس گئے۔ اس وقت مشرکین کے شہسوار ابن قمیۂ نے بڑھ کر تلوار کا وار کیا جس سے ان کا داہنا ہاتھ شہید ہوگیا لیکن فوراً بائیں ہاتھ سے علم کو پکڑ لیا۔ اس وقت ان کی زبان پر یہ آیت جاری تھی: ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُل"﴾۔ ابن قمیہ نے دوسرا وار کیا تو بایاں ہاتھ بھی قلم ہوگیا۔ آپؓ نے دونوں بازوؤں کا حلقہ بنا کر علم کو سینے سے چمٹا لیا۔ اُس نے تلوار پھینک دی اور زور سے نیزہ مارا کہ نیزے کی انی ٹوٹ کر سینے میں رہ گئی اور اسلام کا سچا فدائی اسی آیت کا ورد کرتے ہوئے اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہوگیا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد المجلد الثالث ذکر مصعب بن عمیر۔ داراحیاء التراث العربی۔ بیروت لبنان)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے چچا انس بن نضرؓ جنگ بدر میں شامل نہیں ہو سکے تھے اور اس کا ان کو بڑا افسوس ہوا تھا۔ آپ نے ایک دفعہ کہا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول! پہلی جنگ جو آپؐ نے مشرکین سے لڑی، اس میں مَیں شامل نہیں ہو سکا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے آئندہ کبھی مجھے مشرکین سے جنگ کرنے کا موقعہ دیا تو مَیں اللہ تعالیٰ کو دکھاؤں گا کہ مَیں کیا کرتا ہوں۔ لوگ ان کی اس بات سے تعجب کرتے۔

پھر جب اُحد کی لڑائی ہوئی تو ایک ایسا موقعہ آیا کہ مسلمان بکھر گئے اور ان کی صفیں قائم نہ رہ سکیں۔ اس پر انسؓ نے کہا: اے میرے اللہ! مَیں تیرے حضور ان لوگوں (یعنی صحابہ) کے کئے کی معذرت چاہتا ہوں اور دشمنوں یعنی مشرکین کے ظالمانہ سلوک سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں۔ (مطلب یہ تھا کہ صحابہؓ سے جو غلطی ہوئی ان کو معاف کر دے)۔ پھر وہ آگے بڑھے تو ان کو سعد بن معاذؓ ملے۔ انس بن نضرؓ نے ان سے کہا اے سعد! دیکھو جنت قریب ہے۔ ربّ کعبہ کی قسم! مجھے اُحد کے ادھر سے اس کی خوشبو آ رہی ہے۔

حضرت سعدؓ نے یہ واقعہ آنحضرت ﷺ سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ انسؓ نے کہا اور کر دکھایا، مَیں ایسا نہ کر سکا۔

حضرت انس جو اس واقعہ کے راوی ہیں بیان کرتے ہیں کہ ہم نے چچا (انسؓ) کو ایسی حالت میں شہید پایا کہ ۸۰ سے کچھ اوپر تلوار، نیزہ یا تیر کے ان کو زخم آئے تھے۔ مشرکین نے ان کی شکل بگاڑ دی ہوئی تھی۔ سوائے ان کی بہن کے کوئی ان کی نعش کو نہ پہچان سکا جس نے انگلیوں کے نشان سے ان کو پہچانا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ آیت اسی قسم کے لوگوں کے حق اور شان میں نازل ہوئی کہ مومنوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا اس کو پورا کر دکھایا اور وہ اپنے عہد میں سچے نکلے۔

(بخاری کتاب الجہاد)

جب واپسی مدینہ کو ہوئی تو یہ خبر آئی کہ کفار کا لشکر دوبارہ راستہ میں اکٹھا ہو کر مدینہ پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ اس وقت آنحضور ﷺ جب (غزوہ اُحد کے بعد) ہفتہ کی شام اُحد سے واپس لوٹے تو آپ اور آپؐ کے صحابہ نے رات مدینہ میں بسر کی اور رات بھر مسلمان اپنے زخموں کی مرہم پٹی کرتے رہے۔ یعنی جو بچے تھے وہ بھی سخت زخمی ہو چکے تھے۔ جب رسول کریم ﷺ نے صبح کی نماز ادا کی تو آپ نے حضرت بلالؓ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بلائیں اور کہیں کہ آپ ﷺ دشمن کا پیچھا کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ دشمن مدینہ پر حملہ آور ہو آپ نے حکم دیا کہ ہمیں چلنا چاہئے۔ اور ہمارے ساتھ صرف وہی نکلیں گے جو کل جنگ میں شامل تھے۔ آپؐ نے اپنا جھنڈا منگوایا اور اسے کھولے بغیر حضرت علیؓ کو دے دیا۔ رسول کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اس حال میں دشمن کے مقابلہ کے لئے نکلے کہ سب زخموں سے چُور تھے۔ جب آپ حمراء الاسد پہنچے (جو مدینہ سے دس میل کے فاصلہ پر ہے) تو مسلمانوں نے ایک بہت بڑی آگ جلائی جو دُور دُور سے نظر آتی تھی اور یوں لگتا تھا کہ بہت بڑی تعداد میں لوگ جمع ہیں...... اللہ تعالیٰ نے اس سے کفار کے دلوں میں ایسا رعب پیدا کیا کہ وہ فوراً مکہ لوٹ گئے۔ رسول کریم ﷺ صحابہ کرام کے ساتھ حمراء الاسد میں سوموار، منگل اور بدھ تک ٹھہرے رہے اور پھر واپس مدینہ لوٹ آئے۔

(تاریخ الطبری جلد ۲ صفحہ ۷۵)

پھر یہ تھی اس آیت کی واقعاتی اور تاریخی تصویر جو تفصیل سے مَیں نے پڑھی لیکن اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے ایک اور بہت اہم نکتہ بھی پیش فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ "﴿تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ﴾۔ تو بٹھاتا تھا مومنوں کو جگہ بہ جگہ جہاں انہیں کھڑے ہو کر لڑنا چاہئے۔ اس سے ایک سبق تمہارے لئے نکلتا ہے کہ دشمن کا مقابلہ، مناظرہ، مباحثہ بے شک کرو مگر اپنے امام کی منشاء کے ماتحت۔ کیونکہ یہ ترتیب جس کا انجام فتح و ظفر ہو اللہ کے بندے ہی جانتے ہیں"۔

(حقائق الفرقان جلد اول صفحہ ۵۲۵۔۵۲۶)

تو بعض خطوں کی وجہ سے مجھے فکر پیدا ہوئی جو مَیں یہاں بیان کرتا ہوں۔ ایک دوست نے لکھا کہ کیونکہ دشمن ہر وقت زبان درازی کرتا رہتا ہے اور جماعت کے متعلق بالکل جھوٹی اور لغو باتیں منسوب کی جاتی ہیں۔ پھر تبلیغ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایسے لوگ جن کو مَیں تبلیغ کرتا ہوں ان کو بھی ان کے دماغوں میں غلط فہمیاں پیدا کی جاتی ہیں اور ہماری طرف غلط باتیں منسوب کر کے ان کو بتائی جاتی ہیں اور یہ

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

کہا جاتا ہے کہ اگر یہ لوگ یعنی احمدی سچے ہیں تو ہمارے سے مباہلہ کر لیں۔ تو لکھنے والے لکھتے ہیں کہ مَیں سمجھتا ہوں کہ مجھے مباہلہ کا چیلنج قبول کر لینا چاہئے اور اس کی اجازت دی جائے۔ اب ایک خط کی تو مجھے فکر نہیں تھی لیکن مختلف جگہ سے یہ سلسلہ شروع ہوا اور اس سے فکر پیدا ہوئی۔ تو اس بارہ میں آپ لوگوں کو ذہن میں رکھنا چاہئے جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کا ارشاد ہے کہ ہر معاملہ میں امام کے پیچھے چلیں۔ آپ میں سے کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اپنے امام سے آگے نکلنے کی کوشش کریں۔ یا کسی کو مباہلہ کا چیلنج دیں۔ ہر ایک کا تو حق ہی نہیں ہے۔ اس کے بھی کچھ قواعد وضوابط ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے بھی جب عیسائیوں اور یہودیوں کو مباہلہ کا چیلنج دیا تو اپنی مرضی سے تو نہیں دیا تھا۔ جب تک خدا تعالیٰ نے آپ کو نہیں کہا اور طریق نہیں بتا دیا آپ ہمیشہ ہدایت کی دعائیں ہی کرتے رہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی جب مخالفین کی دشنام طرازیاں انتہا کو پہنچ گئیں تو اللہ تعالیٰ کے اِذن سے مختلف لوگوں کو مباہلہ کی دعوت دی پھر اس زمانہ میں آپ نے دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے بھی مباہلہ کا چیلنج دیا تو اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہی دیا۔ تو یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ ہر کوئی اٹھے اور اس قسم کی سوچ دل میں پیدا کر لے بلکہ مناظروں مباحثوں وغیرہ میں بھی اس قسم کی شرطیں لگانے کی اجازت نہیں ہے جس سے یہ احساس ہوتا ہو کہ آپ جماعت کی اور احمدیت کی سچائی کو اپنی شرطوں کے ساتھ مشروط کر رہے ہیں یا اپنی دعاؤں کے ساتھ مشروط کر رہے ہیں۔ احمدیت تو سچی ہے اور یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنا خدائی بشارتوں کے ماتحت اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق ہے۔ اور احمدیت کی سو سال سے زائد کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف لوگوں اور مذاہب کے ماننے والوں کو جو چیلنج دئے ان کے سامنے مقابلہ کی نیت سے جو بھی کھڑا ہوا اس کے ٹکڑے اڑتے ہم نے دیکھے ہیں۔ خدا خود ہمارے بدلے لیتا ہے اور لیتا چلا جا رہا ہے پھر آپ کو کس بات کا خوف اور فکر ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے امام کی جو ڈھال آپ کے لئے مہیا فرمائی ہے اس کے پیچھے ہی رہیں اور جو طریق اور دلائل پیغام پہنچانے کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتائے ہیں ان کے مطابق دعوت الی اللہ کرتے چلے جائیں۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دعائیں کریں اور دعاؤں سے ہی مدد کریں۔ ہمارا خدا زندہ خدا آج بھی ہمیں اپنی خدائی کے جلوے دکھا رہا ہے اور انشاء اللہ دکھاتا چلا جائے گا۔ آپ بے فکر رہیں۔ ہاں ایک شرط ہے کہ خالص ہو کر اس کی طرف جھکیں اور اس سے مدد مانگیں۔ وہی ہے جو ہماری دعاؤں کو سنتا ہے۔ اس کی وحدانیت کو دنیا میں قائم کرنے کی کوشش کریں۔ جو مخالفین مباہلے کا اتنا ہی شوق رکھتے ہیں وہ اپنا شوق پورا کریں۔ خدا کو جتنا مرضی پکاریں وہ، اپنی ناکیں رگڑیں، اپنے ماتھے رگڑیں۔ کبھی ان کی یہ دعائیں سنی نہیں جائیں گی جو وہ جماعت کے خلاف کریں گے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ غلبہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا ہی ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فقرہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ مَیں مامور ہوں اور فتح کی مجھے بشارت دی گئی ہے۔

❋❋❋ .... ❋❋❋❋ .... ❋❋❋

بقیہ صفحہ: (1)

اسلئے میں کہتا ہوں کہ توبہ کرنی بہت مشکل کام ہے۔ ان ایام میں تو بہت سے مقابلے آ کر پڑے ہیں۔ ایک طرف عادتوں کو چھوڑنا دوسری طرف طاعون ایک بلا کی طرح سر پر ہے اس سے بچنا اب دیکھو کون سی مشکل تم قبول کر سکتے ہو۔ رزق سے ڈر کر انسان کو کسی عادت کا پابند نہ ہونا چاہئے۔ اگر اس کا خدا تعالیٰ پر ایمان ہے تو خدا تعالیٰ رزاق ہے۔ اس کا وعدہ ہے کہ جو تقویٰ اختیار کرتا ہے اس کا ذمہ دار میں ہوں مَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهٗ مَخْرَجاً وَ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (الطلاق : ۳، ۴) یعنی باریک سے باریک گناہ جو ہے اسے خدا تعالیٰ سے ڈر کر جو چھوڑے گا خدا تعالیٰ ہر مشکل سے اسے نجات دے گا۔ یہ اسلئے کہا ہے کہ اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہم کیا کریں ہم تو چھوڑنا چاہتے ہیں مگر ایسی مشکلات آ پڑتی ہیں کہ پھر کرنا پڑ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ وہ اسے ہر مشکل سے بچا لے گا۔ پھر آگے ہے يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (الطلاق : ۴) یعنی ایسی راہ سے اسے روزی دے گا کہ اسکے گمان میں بھی وہ نہ ہوگی۔ ایسے ہی دوسرے مقام پر ہے وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ (اعراف : ۱۹۷) جیسے ماں اپنی اولاد کی والی ہوتی ہے ویسے ہی وہ نیکوں کا والی ہوتا ہے پھر فرماتا ہے وَ فِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ یعنی جو کچھ تم کو وعدہ دیا گیا ہے اور تمہارا رزق آسمان پر ہے۔

جب انسان خدا تعالیٰ پر سے بھروسہ چھوڑتا ہے تو دہریت کی رگ اس میں پیدا ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ اور ایمان اس کا ہوتا ہے جو اسے ہر بات پر قادر جانتا ہے۔

اب ایسا زمانہ ہے کہ جو توبہ کرنا چاہتے ہیں خدا تعالیٰ ان باتوں کیلئے اپنے ہاتھوں سے انکی مدد کر رہا ہے۔ اس کی ذات رحمت سے بھری ہوئی ہے۔ طاعون کے حملے بہت خوفناک ہوتے ہیں۔ مگر اصل میں یہ رحمت ہے تختی نہیں ہے۔ ہزاروں لوگ ہوں گے جو کہ عبادت سے غافل ہونگے۔ اگر اتنی چشم نمائی خدا تعالیٰ نہ کرے تو پھر تو لوگ بالکل ہی منکر ہو جاویں۔ یہ تو اس کا فضل ہے کہ سوئے ہوؤں کو ایک تازیانہ لگا رہا ہے ورنہ اسے کیا پڑی ہے کہ کسی کو عذاب دیوے جیسا کہ وہ فرماتا ہے: مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَ اٰمَنْتُمْ (النسآء : ۱۴۸) کہ اگر تم میری راہ اختیار کرو تو تم کو کیوں عذاب ہو۔

اس کی رحمت بہت وسیع ہے جیسے بچہ جب پڑھتا نہیں ہے تو اسے مار پڑتی ہے اس کا سر یہی ہے کہ اس کی آئندہ زندگی خراب نہ ہو اور وہ سدھر جاوے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ یہ عذاب اس لئے دیتا ہے کہ لوگ سدھر جاویں اور یہ اسکی رحمت کا تقاضا ہے۔

سچی توبہ کرو۔ بھلا دیکھو تو سہی اگر بازار سے کوئی دوا مثل شربت بنفشہ کے تم لاؤ اور اصل دوا تم کو نہ ملے بلکہ سڑا ہوا پرانہ شیرا تم کو دیا جائے تو کیا وہ بنفشہ کے شربت کا کام دے گا ہرگز نہیں اس طرح سڑے ہوئے الفاظ جو زبان تک ہوں اور دل قبول نہ کرے وہ خدا تعالیٰ تک نہیں پہنچتے۔ بیعت کرانے والے کو تو ثواب ہو جاتا ہے مگر کرنے والے کو کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 205-207 مطبوعہ ربوہ)

اظہار تشکر و اعلان دُعا

اللہ تعالیٰ کا بیحد فضل واحسان ہے کہ خاکسار کا چھوٹا بیٹا عزیزم احمد مصباح عاطف جو I.I.T ممبئی میں IIYear میں Chemical برانچ میں تعلیم حاصل کر رہا ہے اس کو M/S Hindustan Leaver Ltd. Multi National Company نے پورے ہندوستان کے I.I.T لڑکوں میں مقابلہ کے امتحان کے بعد Chemical برانچ سے واحد Candidate کے طور پر چن لیا ہے۔ عزیزم عاطف جمشید پور کے ڈاکٹر سید حمید الدین صاحب مرحوم کا پوتا اور بھاگلپور کے مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب کا نواسہ ہے۔ عزیزم عاطف نے یہ نوکری پڑھائی مکمل کر کے 2005 میں جوائن کرنی ہے۔ دیگر سہولیات کے علاوہ بچے کو کمپنی نے 6.5 لاکھ سالانہ تنخواہ کی آفر دی ہے۔ احباب جماعت سے بچے کی مزید ترقیات کیلئے نیز دین ودُنیا کی کامیابی کیلئے عاجزانہ درخواست دُعا ہے اعانت بدر 500 روپے۔

(سید جاوید انور جمشید پور جھارکھنڈ)

اطفال الاحمدیہ قادیان کی مساعی

25 اگست کو مکرم مولوی محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی زیر صدارت مسجد اقصیٰ قادیان میں اس سال کا دوسرا یوم والدین منایا گیا۔ اجلاس میں مکرم سی شمس الدین صاحب عطاء الٰہی احسن غوری مہتمم صاحب مقامی اور صدر اجلاس نے خطاب کیا۔

دوران ماہ ۵ سے ۲۰ تاریخ تک مسجد اقصیٰ میں تربیتی کلاسز لگیں ۲۰ اور ۲۱ اگست کو مسجد اقصیٰ میں تربیتی اجلاسات ہوئے جس میں پانچوں حلقوں کے اطفال شامل ہوئے مکرم سید کلیم الدین صاحب ناظم اطفال نے دونوں دن تقریر کی۔ ۲۴ راگست کو تعلیم الاسلام ہائی سکول میں دینی نصاب کا امتحان ہوا۔ ۱۶ راگست کو اطفال الاحمدیہ قادیان کا ایک ہنگامی وقار عمل ہوا جس میں جملہ اطفال نے بڑے ذوق وشوق سے حصہ لیا اور مقامات مقدسہ حضرت مسیح موعودؑ ایوان طاہر کے ارد گرد نیز مسجد ناصر آباد کی صفائی کی ۲۳ اگست کو حلقہ نور کے اطفال کا وقار عمل ہوا۔ دوران ماہ دو فٹ بال میچ مجلس اطفال الاحمدیہ کی طرف سے ہوئے یہ میچ بہت دلچسپ رہے۔

(نوید الفتح۔ ایڈیشنل سیکرٹری عمومی اطفال الاحمدیہ قادیان)

اعلان نکاح و تقریب شادی

مورخہ 30.6.03 کو عزیزم اقبال شاہ صاحب ابن مکرم صدیق محمد صاحب صدر جماعت ابلو (پنجاب) کا نکاح عزیزہ بیر پال بی بی صاحبہ بنت مکرم مختار خان صاحب گوبند پورہ کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم ومحترم انیس احمد خان صاحب مبلغ تھراج سرکل انچارج موگا نے پڑھا بعدہ شادی کی تقریب عمل میں آئی اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے باعث برکت کرے اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔

(عبد الحفیظ ہموسانی جماعت احمدیہ ابلو)

اخبار بدر میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

ہندو مذہبی کتب مقدسہ میں توحید الٰہی

خورشید احمد پربھاکر درویش ہندی۔ قادیان

(تسلسل کیلئے دیکھیں شارہ نمبر 29 (قسط:5)

ہندوؤں میں خدائے قادر مطلق کو سروشکتیمان۔ ازلی۔ ابدی قائم و دائم اور تمام فیوض و برکات کا منبع کہا گیا ہے۔ وہی دعاؤں کو سنتا قبول کرتا اور حاجت مندوں کی حاجت روائی کرتا ہے۔ ویدوں میں اُس کا قرب حاصل کرنے۔ نجات مکتی اور موکش پانے کیلئے صدقات، خیرات اور دان دینے، قربانیاں گذارنے۔ یگیہ کرنے اور مختلف طریقوں سے عبادات کرنے کے ذرائع بتائے گئے ہیں۔ اور دُشمنوں سے محفوظ رہنے۔ علوم سیکھنے کیلئے دُعائیں کرنے کے احکامات پائے جاتے ہیں۔ چاروں ویدوں میں سے خاص کر یجر وید تو صرف انہی مضامین پر مشتمل ہے۔

ہندو سماج کی اکثریت یجر وید کے احکامات بجا لانے کی کوشش کرتی رہتی ہے۔ لیکن اس سماج کا ایک طبقہ ایسا بھی ہے جس کے نزدیک خداوند کریم نہ دعائیں سنتا ہے نہ قبول کرتا ہے اور اپنی طرف سے کمزوروں حاجتمندوں، بے سہارا بندوں، مسکین ویتیم و بیوگان کو ان کے مانگنے کے باوجود کچھ نہیں دے سکتا۔ اس طرح انہوں نے اپنے خیال میں بے بس سمجھ کر اللہ میاں کو عرش پر بٹھادیا ہے۔ چنانچہ آریہ سماج کے مفخر سپوت۔ عالم و فاضل لیڈر۔ ویدوں کے ودوان ”دیوسوروپ بھائی پرمانند جی“ ایم اے مجاہد آزادی اپنی خود نوشت کتاب ”گیتا کے راز“ میں رقمطراز ہیں:۔

”عام اہل مذاہب پرماتما کو اوپر آسمان میں کہیں ایک ہستی فرض کر کے اس کی تعریفیں (حمد و ثنا) کرتے ہیں۔ اور اس سے اپنے لئے دعائیں مانگتے ہیں۔ (لیکن) وہ نہ ان تعریفوں سے خوش ہوتا ہے نہ اسے ان کی ضرورت ہے اور نہ وہ مانگنے سے کچھ دیتا ہے“

(گیتا کے راز صفحہ ۱۳۴)

انہوں نے اپنے پختہ عقیدہ کی بنیاد بانی آریہ سماج کے عقائد اور ان کے اصولوں پر رکھی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ:۔

”میں اتنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اب بھی میں سادھارن (عمومی) طور پر سوامی دیانند جی کے سدھانتوں (اصولوں) کو درست مانتا ہوں“ (گیتا کے راز صفحہ ۳ مصنفہ بھائی پرمانند جی ایم اے پبلشرز لاجپت رائے پرتھوی راج ساہنی بک سیلز۔ لوہاری گیٹ۔ لاہور کورٹ آرٹ پرنٹنگ ورکس۔ لاہور) باہتمام لالہ گوراحدتہ مل پرنٹر شائع کیا۔ سن طباعت بوجہ بوسیدگی کتاب ندارد۔

ہندو سماج کی ایک بہت بڑی تعداد نے لطیف تر نراکار ہستی پرماتما کے علاوہ بتوں مورتیوں، انسانوں شخصیات دیگر بے شمار اجرام و عناصر کو ایشور بنا رکھا ہے۔ ان سے دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ انہی کی پوجا کی جاتی ہے۔ قسم قسم کے پیچیدہ کرم کانڈ، یگیہ، چلےّ اور عبادت کے طریق رائج ہیں۔ ہر گھر میں، ہر لیڈر اور آجکل ہر عہدہ دارِ سرکار کے ہاں معبود دیوتا کی مورتی موجود ہے اس طرح یہ سناتنی اکثریت ایک طرح سے بے چارے اللہ میاں سے بے نیاز ہو رہی ہے۔

تاہم یہ خوش آئند تصور ہے کہ ہندوؤں کے ہاں خدا کی ہستی اور اس کی توحید کا امٹ تصور پایا جاتا ہے۔ اکثریت یَفعَلُ مایرید پر عقیدت سے ایمان رکھتی ہے اور اس کے نام پر صدقہ و خیرات اور دان وغیرہ دیتی ہے۔ بے شمار نیکی کے اور فلاح خلق کے کام کرتی ہے یہ تصور اور ترغیب ویدک رشیوں سے لیکر آج تک مہاپرشوں کی دین ہے ویدوں میں سے یجر وید اوّل نمبر پر ہے جس میں خدا تعالیٰ کے نام پر بہت کچھ کیا جاتا ہے

یجر وید۔ توحید الٰہی۔ عبادات اور دعاؤں کے آئینہ میں

تعارف۔ یجش لفظ یگیہ (قربانیاں) کرنے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے لہٰذا یجر وید بنیادی طور پر قربانی کے مضامین پر مشتمل منتروں کا مجموعہ ہے۔ اس وید میں قربانی کرنے کے رموز کا بیان ہے۔ دعاؤں کا اندراج، عبادت، ریاضت کے طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ رگوید کا مضمون عبادت کی فوقیت پر مشتمل ہے، تو یجر وید کا ماحصل یگیہ، قربانیوں اور دعاؤں کی عظمت بیان کرنا ہے۔

یجر وید کے کل ایک سو ایک حصے و نسخے تھے۔ جن میں سے ساڑھے پانچ حصے دستیاب ہیں۔ دراصل ان کی صحیح تعداد ساڑھے حصے ہے۔ (تفصیل ملاحظہ ہو بھارتیہ سنسکرتی کی روپ ریکھا صفحہ ۲۲ از رادھن شرما ایم اے، سرن داس بھنوٹ ایم اے طبع دوئم 1952ء شائع کنندہ مہرچند۔ لکھشمن داس کتب فروش گلی نیھے خان کوچہ چیلاں۔ دریا گنج دلی۔ بھارت)

علماء کے ہاتھوں سب سے زیادہ دُرگت یجر وید کی ہوئی ہے اس میں تحریف معنوی لفظی ترمیم، تنسیخ اور اختلافات دیگر ویدوں کی نسبت بہت زیادہ پائے جاتے ہیں۔ منتروں کی تعداد میں بہت زیادہ کمی و بیشی پائی جاتی ہے ملاحظہ ہو۔ منتروں کی تعداد میں کمی و بیشی۔

ا۔ سوامی دیانند جی کے نزدیک۔	1975 تعداد منتر
ساتو لیکر	1400
شری شوشنکر	987
ہری پرشاد	1000

(بحوالہ آئینہ حق نما صفحہ 107,106 مصنفہ مولانا عبد الحق صاحب ودیارتھی۔ لاہور)

ویدوں میں منتروں کی کمی و بیشی، اصل و نقلی کے مدنظر ویدوں سے اعتبار اٹھ سکتا ہے۔ اس کے علاوہ یجر وید کے ایک سو ایک حصوں میں سے صرف 3.5 حصے ملتے ہیں اور 97.5 حصے دنیا سے ناپید ہو چکے بتائے جاتے ہیں۔ یہ قابل افسوس بات ہے گیان کے بہت بڑے ذخیرہ سے اہل دنیا محروم ہو چکے ہیں۔

بہر حال موجودہ یجر وید کا خلاصہ خدا تعالیٰ کی وحدانیت ہے جس میں خدا کے حضور قربانیاں گذارے۔ صدقہ۔ خیرات اور دان دینے۔ عبادت کرنے اور نیک کام کرنے کی تفاصیل پائی جاتی ہیں۔ خلاصہ کے طور پر ایشور تمام مخلوقات کا رب ہے رازق ہے۔ محیط کل عالم ہے۔ وہی اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا، قبول کرتا ہے، حاجت مندوں کی اپنے حضور سے مرادیں پوری کرتا ہے اپنے خاص بندوں کو اپنا قرب عطا کرتا ہے، ہر میدان میں انہیں فتح عطا کرتا ہے اور ان کیلئے اپنی عجیب قدرتیں ظاہر کرتا ہے۔

یجر وید، خالق و مالک سے دعائیں

یجر وید حصہ اوّل، دوئم، سوئم اور چہارم (ایک تا چالیس ادھیائے مکمل) کا ترجمہ اردو حروف میں منشی دیارام صاحب تحصیلدار۔ باہتمام لالہ کیدار ناتھ رام پریس میرٹھ شہر 1899ء طبع کروایا تھا۔ اس ترجمہ کی رو سے یجر وید میں توحید کے مضامین پیش ہیں۔

ا۔ یجر وید حصہ چہارم صفحہ 115 ادھیائے 30 منتر 3۔

ترجمہ۔ اے اُتم گُن و کرم (اعلیٰ اوصاف حمیدہ و اعلیٰ اعمال صالحہ) والے پرم ایشور (خدائے بلند و برتر) آپ ہمارے برے برتاؤ یا دُکھوں کو دور کیجئے اور کلیان کاری (فلاح و بہبود) والے دھرم (فرائض) برتاؤ، سکھوں کو ہمارے لئے پیدا (مہیا) کیجئے۔

۲۔ یجر وید ادھیائے 30 منتر 3 ترجمہ از سوامی دیانند جی۔

اے منور بالذات! خالق جہان و مالک کائنات ہمارے تمام دُکھوں عیبوں اور جہالت کو دور کیجئے اور جو ہماری بہبود و بہتری اور راحت کی بات ہو، وہ ہمیں عطا کیجئے (رگوید آدی بھاش بھومکا صفحہ ۲۲۱۔ 1899ء ان منتروں میں انکساری سے خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگی گئی ہیں۔ تاکہ وہ خدا اپنے حضور سے طالبان دعا کو ہر راحت و آسائش سے نوازے۔ اچھے کام کرنے کی توفیق بخشے۔ برے کاموں اور جہالت سے بچائے۔

اس مقام پر سوامی دیانند جی مہاراج اور مہاتما بھائی پرمانند جی ایم اے گورو اور چیلا کے اعتقادات میں نمایاں تضاد دکھائی دیتا ہے۔

۳۔ یجر وید حصہ اوّل صفحہ 30 اھیائے 2 منتر 21

ترجمہ:۔ ”اے دیوائے جگدیشور! (پاک رب العالمین)! آپ سب کے جاننے والے ہیں۔ سب جگت و جہان کو جانتے ہیں۔ یعنی عالم الغیب ہیں۔ اور جن وگیان وید (علوم) سے ودوانوں (علماء) کو پدارتھوں (حقائق الاشیاء) سے آگاہ کرانے والے ہوتے ہیں۔ اس وگیان (سائنسی علوم) کے پرکاش روشنی سے آپ مجھ خاص علم کے خواہش مند کیلئے مزید علوم دینے والے ہوگئے ہیں“۔

”اے اسُتت (حمد و ثناء) کے جاننے والے (قدردان) علماء جس وید (علم) سے انسان تمام علوم سے آگاہ ہیں۔ اس سے تم لوگ اعلیٰ سے اعلیٰ گیان (علوم) حاصل کرو اور قابل تعریف وید و علم کو سمجھو......“

اس منتر میں علوم کی ترقی و حصول کیلئے دعا کی گئی ہے۔ قرآن مجید کے مضمون رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا کا اختصار سے بیان ہوا ہے۔

۴۔ یجر وید حصہ اول صفحہ ۳۲۔ ۳۳۔ ادھیائے ۲ منتر ۲۶۔

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی
(کرشن قادیانیؑ)

ترجمہ:۔ ”اے جگدیشور اننت پرشنایوگ اور پرکاش مان (خدائے رب العالمین) بیحد قابل ستائش و حمد و ثنا۔ منور بالذات۔ اپنے آپ ہونے والے ہیں اور ودیا (علم) دینے والے ہیں۔ اس لئے آپ مجھے وگیان اور پرکاش (علم اور نور) دیجئے۔ میں آپ سب جگت کی آتما (روح) کے اس اُپدیش (فرائض منصبی) کو جس سے نر نتر جن (متواتر دوست) پیدا ہوتے ہیں۔ تسلیم کرتا ہوں“۔

مطلب از منشی دیارام تحصیلدار مترجم

”پرمیشور (خدا) اور روح کا کوئی ماں باپ نہیں ہے وہ خود ماں باپ ہیں کہ جس سے بڑھ کر سمجھ و عقل بڑھانے والے، علم کے دینے والے (دوسرے) کوئی نہیں۔ جیسے انسانوں کو پرمیشور کے حکم میں مصروف ہونا چاہئے۔ ویسے ہی جو عالم روشن چیزوں میں حد بنتا ہے اور معاملاتِ روزمرّہ کا ذریعہ ہے۔ جس (خدا) کی روشن ہدایت کو حاصل کر انسان خود روشن بن جاتا ہے اس (خدا) کی کیوں خدمت نہ کرنی چاہئے“ (صفحہ ۳۳)

۵۔ ”جو خدا کو چھوڑتا ہے اسے خدا

بھی چھوڑ دیتا ہے"

یجروید ادھیائے 2 منتر 23 حصہ اول صفحہ 31

ترجمہ: "کون سکھ، آسائش چاہنے والا، یگ (عظیم عبادت) کا افتتاح کرنے والا اس یگ کو چھوڑتا ہے؟ (یعنی کوئی نہیں چھوڑتا) اور جو کوئی یگ (قربانی و ایثار) کو چھوڑتا و ترک کرتا ہے اُسے یگ پالک (عبادت کا منتظم اعلیٰ) پرم ایشور (خدائے خضد و برتر) بھی چھوڑ دیتا ہے"

"سوال جو یگ (عبادت ایثار و قربانی) کو چھوڑتا ہے اس کیلئے کیا ہوتا ہے۔"

"جواب۔ ایشور (خدا) بھی اُسے چھوڑ دیتا ہے"

سوال۔ کیسے ایشور اس کو چھوڑ دیتا ہے؟

جواب۔ تکلیف اٹھانے کیلئے جو ایشور کے حکم کی تعمیل کرتا ہے۔ وہ آراموں کا مجمع (مجموعہ) ہونے کے لائق ہے اور جو چھوڑتا ہے وہ راکھشس (شیطان) ہو جاتا ہے"

٦۔ یجروید حصہ اول صفحہ 31 ادھیائے 2 منتر 24

٦۔ یگیہ (قربانی) کے فوائد

ترجمہ۔ "ہم پرشارتھی (بہادر مرد) ہو کر جس (علم) سے تمام (حقائق) اشیاء معلوم ہوتے ہیں اس وید (علم) کو پڑھیں۔ اور جس سے سب پدارتھوں (اشیاء) کو معلوم کریں۔ اس گیان (علم) اور جس سے سب بیوپار (معاملات) تعلقات معلوم کئے جاتے ہیں۔ اس سے انبتہ کرن (دل) سے سب سکھ اور بے شمار آرام و آسائش پاتے ہیں۔ ہم ان شریروں (اجسام) سے سریشٹھ (اعلیٰ) ودیا (علوم) اور چکرورتی راج (عالمگیر بادشاہت) وغیرہ دول کو اچھی طرح سکھ دینے والا سوکشم (لطیف) کرنے والا پرم ایشور کرپا (مہربان) کر ہمارے لئے ودیا (علم) اور راج وغیرہ سب چیزوں کو اچھی طرح ترتیب کرے اور ہمارے شریروں (اجسام) میں جس قدر دیوہاروں (معاملات) کے سدھ (درست) کرنے کی شکتی و طاقت ہے۔ اُسے اچھی طرح سے متواتر شدہ (خالص) کرے"۔

یجروید حصہ اوّل ادھیائے ٥ منتر ٤٣

٧۔ ایشور پرارتھنا یجروید ٥:٤٣

ترجمہ "اے سب کے انبتہ کرن (دلوں) میں پرکاش کرتا (منور کرنے والے) پرم ایشور (خدا) آپ ست ودیا۔ دھرم یوگ یکت مارگ (صراطِ مستقیم) سے یوگ سُدی (فلاح پانے) کیلئے ہم کو یوگ اور گیان، علم اور طریقہ بتائیے جس کو اپنا کر ہم سچائی سے آپ کی نہایت نمسکار (انکساری) کے ساتھ استت (حمد و ثنا) کریں۔

اے یوگ ودیا داتا پرمیشور! (معرفت عطا کرنے والے خدا) سمست یوگ کے گن۔ کریاؤں کے گیاتا (تمام اعمال کے اوصاف اور نتائج کے جاننے والے) آپ کرپا کر کے ہمارے انبتہ کرن (دلوں) کے کوٹلتا وغیرہ (کجی) اور دُشٹ کرموں (بداعمال) کو یوگ انوشٹھا تا یعنی اپنے یوگ کے عمل سے دور کیجئے"

مطلب از مترجم منشی دیارام تحصیلدار

"بنا پرماتما کی پریم بھگتی (مخلصانہ عبادت) کے کوئی پورش (انسان) یوگ سدھی (صراط مستقیم) کو پراپت (حاصل) نہیں کر سکتا"

یجروید ادھیائے ١٣ منتر ٤٦ حصہ اول صفحہ ٢٥٥

٨۔ ایشور خدا کیسا ہے

ترجمہ:۔ اے منشیو۔ انسانو! تم لوگ جگدیشور (رب العالمین) کو جو پرتھوی وغیرہ کرہ ارض (دب پدارتھوں (عجیب و غریب اشیاء) میں تعجب انگیز صورتوں سے، فوج کی طرح کرن دھارن (چتوار پکڑے) پران۔ اودان (اندر جانے اور باہر نکلنے والے سانس) اور ظاہری اگن (آگ روشنی) کے دکھلانے والے۔ سورج کی مانند اُودے (طلوع) ہو رہا ہے اور سورج کی طرح ہی چیتن (متحرک) اور جڑ (غیر متحرک) جگت (دنیا) میں انتریامی (عالم القلوب) ہو کر روشن اور غیر روشن خلقت اور آکاش (آسمان) میں اچھی طرح سے بیاپ (سمایا ہوا) ہے اسی جگت کرتا (خالق دنیا) پالن کرتا (پرورش کنندہ) پرلے کرتا (قیامت برپا کنندہ) و ویاپک برہم۔ (محیط کل عالم خدا) کی بلا ناغہ اُپاسنا (عبادت) کیا کرو"

مطلب از مترجم: "یہ جگت ایسا نہیں کہ جس کا کرتا (فاعل) یا مالک یا ایشور (خدا) کوئی نہ ہو۔ نہیں وہ ایشور سب کا انتریامی (دلوں کا بھید جاننے والا) تمام مخلوق کے پاپ (پن نیکی بدی) کے پھلوں (نتائج) کا داتا ہے۔ اور بے انتہا گیان (علوم) پھیلانے والا ہے اور اسی کی اُپاسنا (عبادت) سے دھرم (روحانیات) ارتھ اقتصادی کام (تمنائیں) اور موکش و نجات کیلئے پھلوں (نتائج) کو سب منشی (انسان) پاتے ہیں"۔

یجروید حصہ دوئم صفحہ ٣٣٢ ادھیائے ١٧ منتر ٦٢

٩۔ ایشور کیا ہے!

ترجمہ:۔ اے منشیو! انسانو! جو پرجا لائق ایشور ہم کو ست اُپدیش (مواعظ حسنہ) کرے اور جھوٹ سے بچائے۔ یا جو سکھ داتا پوجیہ ایشور (قابل پرستش خدا) ہمیں سکھ دیوے۔ اور ہمارے دکھوں و تکالیف کو ناش (دور) کرے یا جو خود منور، تمام آراموں کا داتا ایشور ہم کو اُتم گن (اعلیٰ صفات) استعمال کرائے یا دیوے یعنی ہمارے کام پورے کرے۔ اس کی آپ لوگ سیوا (خدمت عبادت) کریں"

یجروید حصہ دوئم صفحہ 335 ادھیائے 17 منتر 74

١٠۔ کون ایشور کو پاسکتا ہے

ترجمہ:۔ "جیسے بدھیمان پرش (دانا) اس قابل یوگ بل داتا روحانی طاقت دینے والا) ایشور کی عجیب و تعجب انگیز جگت کو انتی (ترقی) دینے والی ہزاروں اشیاء کو جمع کرنے والی اور معاملہ کو جوں کی توں سمجھانے والی صاف شفاف عقل اور اناج وغیرہ چیزوں سے ملی ویدبانی کو پوری کرتا ہے یعنی باقاعدہ جان کر اپنے گیان کو معاملہ میں لگاتا (خرچ کرتا) ہے ویسے ہی میں بھی اس کو قبول کرتا ہوں"۔

مطلب از مترجم

" جیسے شدھ بدھی شفاف عقل (Commancince) ایشوریہ ودیا (خداداد علم) کو پاکر ترقی کرتا ہے ویسے ہی ایک معمولی عام آدمی اسے پاکر اور یوگ "خدا سے ملاپ" کی ترقی کیلئے کوشش کرنی چاہئے"۔

١١۔ یجروید حصہ سوئم صفحہ 204 ادھیائے 40 منتر 12

ترجمہ۔ " جو فانی انسان میں غیر فانی اور ناپاک میں پاک اور تکلیف میں آرام اور جسم میں آتما کی شکل (حلول) جہالت کی یعنی ایشور کی جگہ دنیاوی چیزوں کی اوپاسنا (عبادت) کرتے ہیں وے نگاہ روکنے والے (گھٹاٹوپ) اندھیرے (گمراہی) اور نہایت درجہ کی جہالت (بے دینی) میں پڑے ہوئے ہیں"

منتر کا مطلب یہ ہے کہ جو غافی قسم کے لوگ کسی فانی انسان کو غیر فانی ہستیاں مانتے ہیں جیسے یسوع کو۔ وہ جہالت کے باعث خدا تعالیٰ کی جگہ دنیاوی چیزوں (مورتی وغیرہ) کی عبادت کرتے ہیں۔ وہ شرک کی ظلمت میں پڑے ہوئے ہیں۔

یجروید حصہ سوئم صفحہ 20 ادھیائے نمبر 40 منتر 1

١٢۔ "انسان ایشور کو جان کر کیا کرے"

ترجمہ:۔ اے انسان تو اس جز لاتجزیٰ (ناقابل تقسیم) سے زمین تک تمام دیکھنے لائق جگت کے پرمیشور سے ڈھپے (تمام جہان پر چھائی ہوئی ذات واحد) اور اس کے چھوڑے ہوئے جگت کی چیزوں کو استعمال میں لا۔ مگر کسی کی مقبوضہ چیزوں کی خواہش نہ کر"۔

نوٹ:۔ یہ ایک اچھا اصول ہے جس کی طرف وید نے اشارہ کیا ہے۔ قرآن مجید نے فرمایا ہے کہ خلق لکم مافی الارض جمیعاً۔ خدا تعالیٰ نے تمام حلال اشیاء انسان کیلئے پیدا کی ہیں۔ ان حلال اشیاء میں سے کلو وشربوا من بھاتا کھاؤ پیو لاتسرفوا بےجا اسراف نہ کرو۔ وید نے بھی فرمایا ہے کہ کسی دوسرے کا حق نہ لو بلکہ حق پر ایانا نگاِت گاے۔ اُت سُور" سمجھو

١٣۔ یجروید حصہ سوئم 202-203 ادھیائے نمبر 40 منتر 8

ترجمہ:۔ " اے انسانو! جو برہم (ربّ العالمین) عجلت (کن) سے کام کرنے والا ہے۔ سروشکتیمان (قادر مطلق) بھاری (غالب) سبک اور سبب ان تینوں قسم کے جسموں سے بری ہے۔ بلا سوراخ 'نہ کٹنے کے لائق' بلا رگ و ریشہ کے جہالت وغیرہ نقائص نہ ہونے سے ہمیشہ پاک و صاف ہے۔ اور جو نہ پاپی ہے نہ پاپ کرنے والا ہے۔ اور نہ پاپ میں محبت (رغبت) رکھنے والا ہوتا ہے۔ اور ہر طرف اور ہر جگہ موجود ہے اور سب جانداروں کے دلوں کے برتاؤ (رازوں) کو جانتا ہے اور بداطواروں کو ذلیل کرتا ہے۔ اور شدامدی شکل کہ جس کے میل سے پیدائش موت، ما، باپ کے حمل میں قیام جنم بڑھاپا اور مرنا نہیں ہوتا (لم یلد و لم یولد) وہ پرماتما شدامدی اسی صورت سے پیدائش و زوال سے بری خلقت کیلئے ٹھیک اندازہ سے بذریعہ وید مقدس سب چیزوں کو خصوصیت سے بناتا ہے۔ خلق کل شی موزون فقدرہ تقدیراً

وہی پرماتما تم لوگوں کیلئے عبادت کے قابل ہے۔

یجروید حصہ سوئم صفحہ ٢٠٣ ادھیائے ٤٠ منتر ٩

ترجمہ، "جو لوگ پرمیشور کو چھوڑ شدامدی غیر پیدا شدہ ست رج تم صفت والی پرکرتی (مادہ) کی شکل غیر جاندار چیزوں کو معبود مانتے ہیں وے ڈھک لینے اندھیرے (گمراہی) میں پورے طور سے مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور جو پیدا شدہ جگت (دنیا) میں رے (منہمک) ہیں وے یقینا اس سے بھی زیادہ (بدترین) جہالت (شرک) کے اندھیرے (گمراہی) میں پھنسے ہیں۔

مطلب از مترجم:۔ "جو انسان اس غیر جاندار جگت کے شدامدی امر اسباب کو معبود خیال سے منظور کرتے ہیں، وے جاہل رہ کر ہمیشہ تکلیف پاتے ہیں۔ اور جو بھاری ہلکی اور بننے بگڑنے والی چیزوں کو معبود مانتے ہیں وے اعلیٰ درجہ کی (یعنی بدترین) جہالت (بیدینی شرک) میں پھنس کر تکلیف پاتے ہیں۔ لہٰذا ست چت آنند شکل پرماتما (سرور کامل) کی سب لوگ عبادت کریں"۔

یجروید حصہ سوئم ادھیائے 40 منتر 15

١٥۔ جسم چھوڑتے وقت کیا کرنا چاہئے

"اے فاعل جیو (انسان) تو جسم چھوڑتے وقت اوم (سورحیسن) نام کا دھیان کر اپنی قوت کیلئے پرماتما اور اپنی شکل کا دھیان کر۔ اپنے کئے اعمال کا دھیان کر۔ اس سنسار و نتیجے (انجام) وغیرہ ہوا۔ اور کارن روپ (وسیلہ) کو حاصل کرتا ہے اور اس کے بعد یہ ناشوان (فانی) جسم اخیر میں جلایا ہی جاتا ہے"۔

١٦۔ یجروید حصہ سوئم صفحہ 180 (ادھیائے 40 منتر 20) آمین

ترجمہ:۔ "اے بھگوان ایشور! پاپ ہرتا (گناہوں سے چھٹکارا دینے والے) اور پرکاشک (منور کرنے والے) آپ کو نمسکار (سلام) استت قابل (لائق حمد و ثنا) آپ کو نمسکار (عاجزانہ سلام) پہنچے۔ (آمین) آپ کے جبر (صاعقہ) کی طرح ٹلنے والے قاعدہ قانون ہمارے سوا نامنصف دشمنوں کو دکھ (عذاب) دیویں

باقی صفحہ (13) پر ملاحظہ فرمائیں

ایک مفید پھل سیب کا مختصر تعارف

حکیم منور احمد صاحب عزیز

سیب ایک مشہور شیریں خوشبودار خوش ذائقہ اور بکثرت ملنے والا میوہ ہے۔ جس کے درخت کی اونچائی بیس سے تیس فٹ تک ہو جاتی ہے۔ اس کے درخت پر پھل سے پہلے سفید رنگ کے پھول کھلتے ہیں۔ سیب کی رنگت سبز و سرخ یا زرد ہوتی ہے۔ کچا سیب ترش یا پھیکا ہوتا ہے جو پکنے کے بعد خوش ذائقہ اور شیریں ہو جاتا ہے۔ اکثر اگست کے شروع میں سیب منڈیوں میں آنا شروع ہو جاتا ہے۔ جو جنوری تک باغات سے آتا رہتا ہے۔ سیب ہر موسم میں مل جاتا ہے۔ سیب کی بہت سی اقسام ہیں۔ تاجر لوگ سیب کو سرد خانوں میں جمع کر لیتے ہیں اور پھر سارا سال مرضی کے دام وصول کر کے فروخت کرتے رہتے ہیں۔ ماہرین آج تک اس کی پندرہ سو اقسام اپنے مشاہدہ میں لا چکے ہیں۔ مزاج کے لحاظ سے ترش سیب درجہ اول میں سرد خشک پکا ہوا شیریں درجہ اول میں گرم اور دوم میں خشک ہوتا ہے۔

کیمیائی تجزیہ

نمی 85.9 فیصد گوشت بنانے والے اجزاء 0.3 فیصد روغنی اجزاء 0.15 فیصد ارضی اجزاء 0.3 فیصد نشاستہ شکر 13.4 فیصد اس کے علاوہ فاسفورس اور فولاد دیگر تمام پھلوں اور سبزیوں سے زیادہ مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ سیب کا چھلکا اتار دینا سیب کے ایک بہت قیمتی جزو کو پھینک دینے کے مترادف ہے۔ سیب کے چھلکے میں وٹامن سی بڑی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ اس لئے سیب کے اکسیری فوائد سے پورا استفید ہونا چاہئے اس کا چھلکا جدا نہ کیا جائے۔

تاریخ

سیب ایک نہایت صحت افزا اور طاقت بخش دوا اور پھل ہے۔ سیب کا ذکر قدیم مذہبی کتب اور گیتوں میں پایا جاتا ہے۔ پتھر کے زمانہ کی جو تصویریں دریافت ہوئی ہیں۔ ان میں بھی سیب کی تصویریں موجود ہیں۔ سیب کا ذکر بائیبل میں کیا گیا ہے۔ امریکہ میں ماہرین اثمار کا ایک اجلاس ہوا تھا۔ اس میں سیب کو اس کے کثیر الفوائد اور بہترین صحت بخش ہونے کی وجہ سے متفقہ طور پر دنیا کے تمام پھلوں کا بادشاہ قرار دیا گیا۔ اور انگور کو شہزادہ۔ سیب تقریباً تین ہزار سال پہلے سے بویا اور کاشت کیا جاتا ہے۔ قدیم اطباء اس سے خوب واقف تھے۔ چنانچہ اس کی بائیس قسمیں قدیم رومیوں کو معلوم تھیں علاوہ ازیں چوتھی صدی قبل مسیح میں تاؤفرسطس نے بھی اس کا بیان لکھا ہے۔

افعال و استعمال

سیب مفرح قلب اور دماغ ہے۔ مقوی قلب و گردہ و مثانہ گرمی کو تسکین دیتا ہے۔ چہرہ کے رنگ کو نکھارتا ہے اس میں فولادی اثرات ہونے کی وجہ سے قدرے قبض کرتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ اس کے اجزاء طب میں بکثرت مستعمل ہیں۔ مختلف اعضاء پر اس کے اثرات حسب ذیل ہیں۔ سیب مقوی دماغ و حواس ہے۔ قدیم ہندو اسے دیوتاؤں کی غذا مانتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اس میں فاسفورس کا جزو موجود ہونے کی وجہ سے اس کا استعمال دماغ، اعصاب اور ہڈیوں کو طاقت دیتا ہے۔ آنکھ کے درد کیلئے سیب کو پکا کر آنکھ پر باندھنے سے درد دور ہو جاتا ہے۔ سیب مفرح قلب مقوی اعضائے رئیسہ اور روح حیوانی کو لطیف بنا کر اس میں فرحت پیدا کرتا ہے۔ معدہ کے استرخاء کو دور کرتا اور ضعیف معدہ کو قوی کرتا ہے۔ ترش سیب صفراوی مزاج میں فم معدہ کو قوت دیتا ہے اور قے کو دور کرتا ہے غلبہ صفراء اور جوش خون کم کرتا ہے۔ اس کا استعمال مولد اور مغلظ مادہ تولید ہے۔ اس کے استعمال سے عمدہ اور بکثرت مادہ پیدا ہوتا ہے۔ گردوں کو سیب صاف کرتا اور مثانہ کو طاقت دیتا ہے۔ امید کے دنوں میں روزانہ ایک سیب صبح خالی پیٹ کھانا اور صبح شام ایک سالم کالی مرچ پانی کے ساتھ کھانے سے جنین کو عمدہ غذا ملتی ہے اور کئی وبائی امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ سیب کے پتوں کو پیس کر پانی سے ضماد کرنا ورم کو دور کرتا ہے۔ سیب سے حکماء کئی مرکبات تیار کرتے ہیں۔ مثلاً جوارش، خمیرہ، حلوا، شربت، عرق اور مربہ، اس کے پھولوں سے گلقند بھی تیار کی جاتی ہے۔ جو دل، دماغ اور باہ کو طاقت دیتی ہے۔ سیب میں چاندی قلعی اور عقیق کا کشتہ بھی تیار کیا جاتا ہے۔ سیب کو اللہ تعالیٰ نے بڑی خوشبو سے نوازر کھا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنے فضلوں اور نعمتوں سے ہمیشہ نوازتا رہے۔

درخواست دعا

مکرم شیخ طارق صاحب جاوید آف ہالینڈ نے نیا کاروبار شروع کیا ہے موصوف کاروبار میں برکت اور ترقی کیلئے خاص خصوصی درخواست کرتے ہیں۔ (منیر بدر)

منقولات

افغانستان میں طالبان کی حکومت کو
"اسلامی تصور" جمعیت علماء اسلام ہی سے ملا

نامور صحافی اور معروف کالم نگار جناب اثر چوہان نے اپنے کالم "سیاست نامہ" میں صوبہ سرحد میں شریعت کے عنوان سے مجلس عمل کے نفاذ شریعت پر تبصرہ کرتے ہوئے مجلس عمل کے سابقہ طرز عمل اور پس منظر بیان کرتے ہوئے لکھا کہ

صوبہ سرحد میں چھ مذہبی جماعتوں پر مشتمل متحدہ مجلس عمل کی حکومت ہے۔ اسمبلی میں سب سے زیادہ نشستیں جمعیت علماء اسلام کے پاس ہیں وزیر اعلیٰ اکرم درانی کا تعلق کافی عرصہ سے جمعیت علماء اسلام سے ہے وہ اس سے قبل بھی تین بار سرحد اسمبلی کے رکن رہ چکے ہیں۔ لیکن ڈاڑھی انہوں نے اس وقت رکھی جب انہیں متحدہ مجلس عمل کی طرف سے وزیر اعلیٰ نامزد کیا گیا۔

قیام پاکستان سے قبل جمیعت علماء اسلام کا نام جمعیت علمائے ہند تھا جو کانگرس نواز تھی۔ اور مطالبہ پاکستان کی مخالف۔ لاہور میں جمعیت علمائے ہند کے جلسہ عام میں مولانا غلام غوث ہزاروی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مولانا اظہر علی مظہر نے قائد اعظم کو "کافر اعظم" کا نام دیا۔ اس جلسہ میں مولانا فضل الرحمن کے والد مولانا مفتی محمود بھی موجود تھے جن کا یہ بیان ریکارڈ پر موجود ہے کہ

"خدا کا شکر ہے ہم پاکستان بنانے کے گناہ میں شریک نہیں تھے"

مفتی محمود 1965ء کے صدارتی انتخابات میں قائداعظم کی ہمشیرہ مادر ملت محترمہ فاطمہ جناح کے مقابلے میں فیلڈ مارشل ایوب خاں کی حمایت کی تھی۔

جنرل ضیاء الحق نے بھٹو کی حکومت ختم کر کے اقتدار پر قبضہ کیا تو مذہبی جماعتوں نے ان کا پر جوش خیر مقدم کیا۔ اپنی مقبولیت کو دیکھ کر جنرل صاحب نے "اسلام نافذ کرنے" کا اعلان کر دیا۔

لیکن وہ اسلام کا تعزیری نظام ہی نافذ کر سکے۔ عدل واحسان پر مبنی اسلام کا معاشی نظام نافذ کرنا ان کی ترجیحات میں نہیں تھا۔ اسلام کے نام پر بے گناہ لوگوں کو کوڑے مارے گئے اور بدعنوان پولیس افسروں کو میاں بیوی کے خلاف حدود آرڈی نینس کے تحت مقدمات درج کرنے کا اختیار دیتے گئے۔

جنرل ضیاء الحق کے دور میں اسلام پسند جماعتوں کو ترقی کرنے کے لامحدود مواقع ملے۔ جن لوگوں کی لوکل کونسلوں کے انتخابات میں ضمانتیں ضبط ہو جاتی تھیں۔ وہ قومی اور صوبائی اسمبلیوں اور سینٹ کے رکن منتخب کرائے گئے۔

افغان جہاد کے طفیل مذہبی جماعتوں کے لیڈروں اور کارکنوں کا طبقہ ہی بدل گیا۔ وہ بالائی طبقہ میں شمار ہونے لگے۔ مجاہدین کی تعداد بڑھنے لگی۔ افغانستان میں طالبان کی حکومت کو "اسلامی تصور" جمعیت علماء اسلام ہی سے ملا۔ ملا عمر نے افغانستان میں جس طرح کا "اسلام نافذ کیا" اس کی آڑ میں مغربی ذرائع نے پیغمبر ﷺ اسلام پر رکیک حملے کئے۔ انہیں اسلام کا مذاق اڑانے کا موقع ملا۔

(بشکریہ روزنامہ ایکسپریس۔ بحوالہ ہفت روزہ لاہور ۱۶ اگست ۲۰۰۳)

افسر جلسہ سالانہ قادیان

جملہ احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب ناظر بیت المال خرچ و تعلیم کی سال 2003 کیلئے افسر جلسہ سالانہ کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

(قائمقام ناظر اعلیٰ قادیان)

PRIME AUTO PARTS
House of Genuine Spares
Ambassador & Maruti
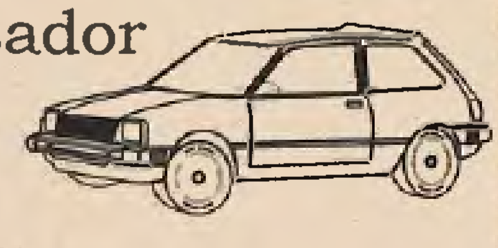
P, 48 PRINCEP STREET
CALCULTTA - 700072 ●2370509

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ - پاکستان
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

قادیان دارالامان میں ہفتہ قرآن کریم کا شاندار انعقاد

ہر روز علماء سلسلہ کی پر معارف اور معلوماتی تقاریر ہر روز پروگرام کی تفصیل اخبار ہند سماچار اور دینک جاگرن (ہندی) میں طبع ہوتی رہی

الحمد للہ۔ امسال لوکل انجمن احمدیہ قادیان کو مورخہ 9 اگست تا 15 اگست قادیان دارالامان میں ہفتہ قرآن مجید شاندار رنگ میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ ہفتہ قرآن کریم سے ایک ہفتہ قبل اہل قادیان کو مکرم حاجی رشید الدین صاحب پاشا صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بذریعہ سرکلر اطلاع دی گئی

پہلا دن:۔ بعد نماز عشاء زیر صدارت مکرم چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش اجلاس ہوا تلاوت قرآن کریم مکرم قاری نواب احمد استاد جامعۃ المبشرین نے کی اور نظم عزیز کے راشد احمد متعلم جامعہ احمدیہ نے خوش الحانی سے سنائی۔ تقریر مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصار اللہ بھارت و ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون نے زیر عنوان "برائیوں کی روک تھام کیلئے قرآنی تعلیمات" کی آپ نے خصوصاً تین برائیوں جھوٹ نشہ اور وقت کا ضیاع کے بارے میں روشنی ڈالی۔ آخر میں دُعا کے بعد پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا دن:۔ دوسرے دن کا پروگرام زیر صدارت مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب درویش منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے کی بعدہ عزیزم نصر من اللہ متعلم جامعہ احمدیہ نے خوش الحانی سے نظم سنائی مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری نے بعنوان تلاوت قرآن کریم کی افادیت و برکات تقریر کی۔ آپ نے قرآن کریم کی آیات اور سورتوں کی فضیلت احادیث اور قرآن کریم کی آیات سے واضح کی اور حضرت مسیح موعودؑ کے عشق قرآن کا بھی ذکر کیا۔

تیسرا دن:۔ اس دن کا اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی محمد ایوب صاحب بٹ درویش منعقد ہوا تلاوت عزیز احمد خیر اور ترجمہ مولانا شمس الدین صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے سنایا بعدہ عزیز رضوان احمد متعلم جامعہ احمدیہ نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوۃ الی اللہ قادیان نے زیر عنوان "بزرگوں کا احترام اور قرآن کریم" تقریر کی موصوف نے اپنی تقریر میں کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کی عزت و احترام نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

چوتھا دن:۔ چوتھے دن کا اجلاس زیر صدارت مکرم محمود احمد عارف صاحب درویش منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ مکرم صمد غوری صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے کی نظم مکرم مولوی مقصود علی خان صاحب مبلغ سلسلہ نے سنائی۔ اس اجلاس کی تقریر مکرم ڈاکٹر عبد الرشید صاحب بدر نے بعنوان موجودہ زمانہ کی ایجاد کے متعلق قرآن کریم کی پیشگوئی کی۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ قرآن کریم ایسی کتاب ہے جس نے نہ چھوٹی باتیں چھوڑی ہیں نہ ہی بڑی ان باتوں کو جاننے سے ہمارا ایمان اللہ تعالیٰ پر بڑھ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے محبت پیدا ہوتی ہے۔

قرآن کریم میں ہے سبحان الذی خلق الازواج کہ ہر چیز کو جوڑا پیدا کیا ہے۔ 1400 سال قبل کوئی نہیں جانتا تھا ہر چیز مادہ سے پیدا ہوئی ہے اور بعض غیر مادہ سے بھی ہے قرآن کریم نے ریل گاڑیاں۔ ٹرانسپورٹ۔ اطلاعات کی ترقی سیٹلائٹ ٹیلیفون۔ میڈیکل تحقیقات ادویات۔ ایجادات۔ ڈی این اے۔ آثار قدیمہ کی معلومات پریس، نیوز، میڈیا موجودہ زمانہ کے جنگیں و مسائل وغیرہ ان سب کے اشارات دئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ٹرانسپورٹ سیٹلائٹ کمپیوٹر۔ میڈیکل تحقیقات کے مختلف ایجادات کو قرآن کریم کی آیات سے ثابت کیا۔ انسان کی پیدائش کے مختلف مراحل کو بھی قرآن کریم نے بتایا ہے جسے آج سائنس نے ثابت کیا ہے۔

پانچواں دن:۔ زیر صدارت مکرم احمد حسین صاحب درویش اجلاس کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ عزیزم حافظ اسلم احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے کی۔ نظم مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس اجلاس کی تقریر مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین نے زیر عنوان "قرآن کریم کے پیش کردہ تربیت اولاد کے اصول" کی۔ موصوف نے فرمایا کہ موجودہ زمانہ میں تربیت اولاد خصوصاً سائنس کی ترقی۔ ٹی وی۔ فحاشی اور عریانیت اور مغربی معاشرہ کی برائیوں کے ہوتے ہوئے ایک اہم مسئلہ بنی ہوئی ہے اور ماں باپ اس بارے میں بہت فکر مند ہیں۔ تربیت اولاد کے بعض زریں اصول آنحضرتؐ نے بتائے ہیں۔

۱۔ نکاح کے وقت نیک بیوی کا انتخاب کرو۔ اولاد کی تربیت میں عورت کا نیک اور صالح ہونا ضروری ہے کیونکہ بچے اس کی گود میں پلتے ہیں۔

۲۔ ماں باپ کے نیک اور پاک خیالات کا اثر بچے کے قویٰ اور اخلاق پر پڑتا ہے۔

۳۔ بچہ کے پیدا ہونے کے بعد دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت [illegible] سے ہی تربیت کی فکر کرنی چاہئے۔

۴۔ بچہ جب ۷ سال کا ہو تو نماز کا حکم دو اور دس سال کے بعد اگر کچھ سختی بھی کرنی پڑے تو کرو۔

۵۔ بچوں کو بچپن سے السلام علیکم۔ جزاکم اللہ۔ کھانے کی دُعائیں۔ انا للہ پڑھنا سکھانا چاہئے۔ نیز صحبت صالحین کی طرف توجہ کی جانی چاہئے۔

۶۔ تربیت اولاد کیلئے اس وقت ہمارے پاس ایک بڑا ذریعہ ایم ٹی اے ہے۔ بچوں کو ایم ٹی اے کے آگے بٹھادیں تو خود بخود تربیت ہو جائے گی عام مسائل سے روشناسی ہو گی۔

تربیت اولاد کیلئے دُعا کرنا بھی بہت لازمی ہے۔ قرآن کریم نے اور آنحضرتؐ نے بہت سی دعائیں سکھائی ہیں۔

چھٹا دن:۔ اس دن کا اجلاس مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب درویش کی صدارت میں منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم مکرم شفیق الاسلام صاحب متعلم جامعۃ المبشرین نے کی اور ترجمہ مکرم مولوی عبد الوکیل صاحب نے پیش کیا۔ مکرم مولانا محمد حمید صاحب کوثر ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے "حصول علم کے بارہ میں قرآنی تعلیمات" عنوان پر خطاب کیا موصوف نے اپنی تقریر میں علم وھبی، علم اکتسابی پر روشنی ڈالی۔

ساتواں دن:۔ آخری دن کا اجلاس مکرم مولوی عطاء اللہ خان صاحب درویش کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم عبد الحکیم صاحب متعلم جامعۃ المبشرین نے کی اور ترجمہ خاکسار طاہر احمد چیمہ نے پڑھ کر سنایا۔ تقریر مکرم مولانا محمد نسیم خان صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ وصدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے زیر عنوان نماز کے متعلق قرآنی ارشادات کی۔ موصوف نے قرآن کریم کی آیات سے نماز کی اہمیت بیان کی۔

ساتوں دن مردوں کیلئے مسجد اقصیٰ اور عورتوں کیلئے مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب وعشاء انتظام کیا گیا تھا کثیر تعداد میں مرد وزن نے اس روحانی مائدہ سے استفادہ کیا۔ ہر روز علماء سلسلہ کی تقاریر کا خلاصہ اخبار ہند سماچار اور اخبار دینک جاگرن میں جلی حروف کے ساتھ شائع ہوتا رہا۔

(طاہر احمد چیمہ اُستاد جامعہ احمدیہ قادیان۔ سیکرٹری اصلاح وارشاد حلقہ نور قادیان)

سجاپور اور باتھن گاچھی (بنگال) میں جلسہ سیرۃ النبی صلعم

مورخہ 18.5.03 کو بمقام سجاپور ندیا (بنگال) میں مکرم حبیل الدین صاحب معلم دیوگرام کے زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا گیا تلاوت و نظم کے بعد مکرم عرض الدین صاحب، مکرم محمد فیض الدین صاحب، مکرم حبیب شیخ صاحب مکرم سلطان شیخ صاحب مکرم حبیل الدین صاحب نے آنحضرتؐ کی سیرت کے مختلف پہلو بیان کئے۔

مورخہ 21.5.03 کو بمقام باتھن گاچھی ضلع ندیا (بنگال) میں جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا گیا۔ مکرم حبیل الدین صاحب معلم دیوگرام کے زیر صدارت یہ جلسہ ہوا تلاوت و نظم کے بعد مکرم یاد اللہ صاحب مکرم مہر الدین صاحب۔ مکرم محمد فیض الدین صاحب نے آنحضرتؐ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شیخ محمد علی مبلغ وسرکل انچارج مرشد آباد

دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

جماعت احمدیہ بلجیم کے

گیارھویں جلسہ سالانہ کا کامیاب وبابرکت انعقاد

مختلف دینی موضوعات پر تقاریر۔
زیر تبلیغ افراد کے ساتھ مجالس سوال وجواب

(مرتبہ: نصیر احمد شاهد۔ مبلغ سلسلہ بلجیم)

جماعت احمدیہ بلجیم کا گیارھواں جلسہ سالانہ مؤرخہ ۲۷۔۲۸ اور ۲۹ جون ۲۰۰۳ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار مرکزی مشن ہاؤس بیت السلام میں بخیر وخوبی منعقد ہوا۔ الحمدللہ۔ اس جلسہ میں مرکزی مہمانوں کے طور پر مکرم ہبۃ النور فرہاخن صاحب امیر جماعت ہالینڈ اور مکرم حیدر علی صاحب ظفر مبلغ انچارج جرمنی اور بطور مہمان مقرر کے مکرم نعیم احمد صاحب وڑائچ مبلغ انچارج ہالینڈ شریک ہوئے۔

امسال جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کو تین شعبوں میں تقسیم کیا گیا اور ہر شعبہ کا الگ الگ افسر مقرر کیا گیا۔ یعنی افسر جلسہ سالانہ، افسر جلسہ گاہ اور افسر خدمتِ خلق۔ اور ہر شعبہ سے متعلق نظامتوں کو اس کے ماتحت منسلک کر دیا گیا۔

افتتاحی اجلاس

چار بجے سہ پہر [illegible] کشائی کے بعد مکرم امیر صاحب ہالینڈ کی صدارت میں تلاوتِ قرآن کریم سے اس اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی جو برادرم رائے مظہر احمد نے کی۔ پھر برادرم عبدالباسط نے حضرت مسیحِ موعودؑ کا منظوم کلام پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب بلجیم نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ دعا کے بعد خاکسار نے 'نظامِ خلافت پر اعتراضات کے جوابات' کے موضوع پر تقریر کی۔

دیگر اجلاسات

جلسہ کے کل پانچ اجلاسات ہوئے اور دس تقاریر ہوئیں۔ اس جلسہ میں اکثر تقاریر خلافت کے موضوع سے متعلق تھیں۔ اور اسی مناسبت سے سٹیج کے لئے بڑا بینر بنایا گیا تھا۔

ہفتہ کے روز دو اجلاس ہوئے اور ان میں چار تقاریر ہوئیں۔ پہلے اجلاس میں مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب اور مکرم مقصود الرحمان صاحب نے بالترتیب ''جماعت احمدیہ پر اعتراضات کے جوابات'' اور ''سیرت حضرت ابوبکر صدیق ؓ'' پر تقاریر کیں۔ دوسرے اجلاس میں ''قیامِ صلوٰۃ'' اور ''تلاوتِ قرآنِ کریم کی اہمیت اور برکات'' پر مکرم نعیم احمد صاحب وڑائچ مبلغ سلسلہ ہالینڈ اور مکرم نعیم احمد صاحب شاہین نے تقاریر کیں۔

بروز اتوار پہلے اجلاس میں ''سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ'' پر مکرم منیر احمد صاحب بھٹی نے تقریر کی۔ مکرم اعجاز احمد صاحب نے بعنوان ''حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے کارنامے'' تقریر کی۔

تبلیغی مجالس

دورانِ جلسہ اردو، ڈچ اور فرنچ میں تبلیغی مجالس ہوئیں۔ ہر مجلس کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوتا رہا۔ اس کے بعد متعلقہ زبان میں مختصر تعارفی تقریر ہوتی تھی اور پھر سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہو جاتا تھا۔

اردو تبلیغی مجلس میں تلاوت کے بعد خاکسار نے جماعت احمدیہ کا تعارف مختصراً بیان کیا۔ سوالات کے جوابات مکرم حیدر علی صاحب ظفر مبلغ انچارج جرمنی، مکرم نعیم احمد صاحب وڑائچ مبلغ انچارج ہالینڈ اور خاکسار نے دئے۔ اس مجلس میں پاکستانی انڈین اور نیپالی مہمان شامل ہوئے تھے۔

ڈچ تبلیغی مجلس میں تلاوت کے بعد برادرم حنیف صاحب آف ہالینڈ نے تعارفی تقریر کی اور سوالوں کے جوابات مکرم امیر صاحب ہالینڈ نے دئے۔ خاکسار نے بھی بعض مواقع پر انگریزی میں بعض باتوں کی وضاحت کی جسے محترم امیر صاحب نے ڈچ زبان میں مہمانوں کے لئے بیان کیا۔ اس پروگرام میں ہمارے علاقہ دلبیک کے میئر بھی شریک ہوئے اور آخر میں موصوف نے جماعت کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار بھی کیا۔

فرنچ تبلیغی مجلس بھی تلاوت قرآنِ کریم سے شروع ہوئی۔ خاکسار نے بعض مسائل کے بارہ میں جماعت احمدیہ کے مسلک کو بیان کیا۔ اس کے بعد سوالات کا سلسلہ شروع ہوا اور مہمانوں کے سوالات کے جوابات دئے گئے۔

مجلسِ سوال وجواب

احبابِ جماعت کے لئے اردو میں ایک مجلسِ سوال و جواب منعقد کی گئی۔ اس مجلس میں سوالوں کے جوابات محترم حیدر علی صاحب ظفر، محترم نعیم احمد صاحب وڑائچ اور خاکسار نے دئے۔ نماز باجماعت کے علاوہ نمازِ تہجد بھی ہوتی رہی اور نمازِ فجر کے بعد دونوں روز درسِ حدیث ہوتا رہا۔

اختتامی اجلاس

بروز اتوار تین بجے سہ پہر بصدارت مکرم امیر صاحب بلجیم اختتامی اجلاس کی کارروائی تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوئی جو برادرم مبرور احمد خان نے پیش کی۔ بعد ازاں برادرم رائے مظہر احمد نے حضرت مسیحِ موعودؑ کا منظوم کلام پیش کیا۔ اس کے بعد محترم حیدر علی صاحب ظفر مبلغ انچارج جرمنی نے ''اطاعتِ خلافت'' کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم ہبۃ النور فرہاخن صاحب امیر جماعت ہالینڈ نے اختتامی خطاب فرمایا۔

اختتامی دعا سے قبل مکرم امیر صاحب بلجیم نے مرکزی مہمانوں، ہالینڈ، جرمنی اور فرانس سے آنے والے مہمانوں، لوکل احبابِ جماعت اور جلسہ کے تمام کارکنان خاص طور پر لنگر خانہ اور مہمان نوازی سے متعلقہ کارکنان کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد صدرِ مجلس کے ارشاد پر مکرم حیدر علی صاحب ظفر نے اختتامی دعا کرائی۔

امسال جلسہ کے تمام پروگراموں کے لئے انگریزی، ڈچ اور فرنچ میں ترجمہ کی سہولت مہیا تھی جس سے ضرورت مند احباب نے فائدہ اٹھایا۔ امسال کل حاضری ۷۶۶ رہی۔ زیر تبلیغ مہمانوں کی تعداد ۷۹ تھی۔

بیعت

امسال تین بیعتیں بھی ہوئیں۔ انمیں دو افغانی تھے اور ایک پرتگالی نژاد خاتون تھیں۔ الحمدللہ

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس جلسہ پر تمام شامل ہونے والوں کو حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا حقیقی وارث بنائے۔ اور تمام کارکنان کی خدمت کو قبول فرمائے۔ آمین۔

جماعتِ احمدیہ جرمنی کی ڈائری

الجزائر میں زلزلہ اور جماعت احمدیہ جرمنی کی خدمات

مؤرخہ 21 مئی 2003ء کو الجزائر میں شدید زلزلہ آیا جس میں 2252 افراد ہلاک اور تقریباً 4000 کے قریب افراد زخمی ہوئے۔ محترم نیشنل امیر صاحب جرمنی کی ہدایت پر مکرم سمیر بخوطہ صاحب زلزلہ زدگان کی امداد کیلئے فوری طور پر الجزائر روانہ ہوگئے۔ وہاں مقامی جماعت کی مدد سے جائزہ لینے کے بعد یہ امر سامنے آیا کہ زخمیوں کیلئے دوائیوں کی شدید کمی ہے۔ وزارت صحت الجزائر کے تعاون کے ساتھ دوائیوں کا انتظام کیا گیا۔

جماعت کی طرف سے 12 لاکھ الجزائر دینار (12000 یورو) کی دوائیاں تقریباً 6300 افراد کو مہیا کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم سمیر بخوطہ صاحب اور مقامی صدر جماعت و مقامی احباب تقریباً بیس دن زلزلہ سے متاثرہ علاقہ میں مقیم رہے تا کہ مسلسل امداد کا کام جاری رکھیں۔ الجزائر کی وزارت صحت کے افراد کی طرف سے بہت شکریہ ادا کیا گیا اور انہوں نے مستقبل میں ہر طرح کے تعاون کی پیشکش کی۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

(رپورٹ حافظ فرید احمد خالد)

اسلام کے متعلق سوال وجواب کی دلچسپ محفل

مورخہ 10 جون کو Alzey میں اسکول کے بچوں کے ساتھ اسلام کے موضوع پر ایک سوال وجواب کا پروگرام منعقد ہوا جس میں مکرم لئیق احمد منیر صاحب اور مکرم مبارک تنویر صاحب مربیان سلسلہ نے شرکت کی۔ اس گفتگو کا انتظام ایک احمدی بچی مدیحہ سہیل نے اپنی دو استانیوں کی رضامندی سے کیا۔ اس میں آٹھویں جماعت کے دونوں سیکشنز کے طلباء شامل ہوئے۔

مکرم مربی صاحب نے اسلام کا بنیادی تعارف کروایا پھر بچوں کو سوالات کرنے کا موقع دیا۔ بچوں نے مندرجہ ذیل موضوعات کے بارے میں سوالات کئے۔ اسلام میں عبادات، زکوٰۃ، حج، پردہ، شادی، جہاد، خودکشی، جنت دوزخ وغیرہ۔ مقررہ وقت ختم ہو چکا تھا مگر بچوں کی دلچسپی جاری تھی۔ بسوں کی روانگی کے پیش نظر پروگرام ختم کرنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں اسلام سے محبت پیدا فرمائے اور غلط فہمیاں دور ہوں۔

(رپورٹ طارق سہیل، صدر جماعت Alzey)

ترک والبانین افراد سے تبادلہ خیالات

مورخہ 8 اور 15 مارچ کو جماعت وائن گارٹن میں 23 ترک اور ۹ البانوی قوم کے افراد سے الگ الگ میٹنگز میں تبادلہ خیالات ہوا۔ [illegible] زبان میں سوالات کے جوابات محترم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مربی سلسلہ نے دیے۔ حاضرین نے پوری توجہ اور انہماک سے گفتگو سنی۔ ایک نوجوان ترک پر اس مجلس کا اتنا گہرا اثر ہوا کہ شدتِ جذبات سے وہ روتا ہوا کہتا تھا کہ آج مجھ پر حقیقت کھلی ہے کہ جماعت احمدیہ سچی جماعت ہے جو اسلام کی صحیح تصویر دکھا رہی ہے۔

مکرم مبارک تنویر صاحب مربی سلسلہ نے مرکز سے تشریف لاکر البانوی میٹنگ میں شمولیت کی۔ یہ مجلس بہت دلچسپ رہی۔ اللہ تعالیٰ اس مین شامل ہونے والوں کو نورِ ہدایت سے نوازے، آمین۔ (رپورٹ ناصر احمد جاوید)

اجتماعات واقفینِ نو

۱۔ مورخہ ۹ مارچ کو لوکل امارت ''مائنز ویزبادن،، کا پہلا سہ ماہی اجتماع برائے واقفینِ نو منعقد ہوا۔

۲۔ ریجن ''نیدرزاکسن،، میں سال 2003 کی پہلی سہ ماہی کا اجتماع برائے واقفین نو تین مختلف جگہوں پر منعقد کیا گیا تا شمولیت میں آسانی ہو۔ پہلا اجتماع یکم مارچ کو Hanover میں منعقد ہوا۔ دوسرا اجتماع 29 مارچ کو Vechta میں منعقد ہوا جبکہ تیسرا اجتماع 30 مارچ کو Bremen میں منعقد ہوا۔

۳۔ ریجن ہیسن ڈارمسٹڈ میں یکم مئی کو بمقام گیروس گیراؤ اجتماع برائے وقف نو منعقد ہوا۔

بقیہ صفحہ (1)

کا دعویٰ ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نے جہاں حقوق اللہ کی طرف توجہ دلائی ہے وہیں حقوق العباد کے مختلف رستوں کی طرف بھی نشاندہی کی ہے چنانچہ اس وقت حقوق العباد کے تعلق سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شرائط بیعت کی نویں شرط پیش کر رہا ہوں اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئاً وبالوالدین احسانا وبذی القربی والیتمی والمساکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم ان اللہ لا یحب من کان مختالاً فخوراً۔

ترجمہ: اور تم اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ محبت احسان کرو اور نیز رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اور اسی طرح رشتہ دار ہمسائیوں اور بے تعلق ہمسائیوں اور پہلو میں بیٹھنے والے لوگوں اور مسافروں اور جن کے تم مالک ہو ان کے ساتھ بھی اور جو متکبر اور اترانے والے ہوں انہیں اللہ ہرگز پسند نہیں کرتا۔ (النساء: ۳۷)

حضور نے فرمایا کہ اگر قرآن کریم کی اس تعلیم پر صحیح رنگ میں عمل ہو تو اسلام کا حسین معاشرہ پیدا ہوگا۔ ہمدردی مخلوق کا وصف اگر اسلئے پیدا کرو گے کہ یہ نیکی سے بڑھ کر احسان کے زمرہ میں آتی ہے اور احسان محض اللہ کی خاطر ہوتا ہے تو اس سے حسین معاشرہ قائم ہوگا۔ اور ہر فریق دوسرے فریق کے ساتھ احسان کا سلوک کر رہا ہوگا حضور نے فرمایا کہ آج کل کے معاشرے میں اسکی بہت ضرورت ہے فرمایا جو لوگ حقوق العباد سے غافل ہونگے وہ حسب آیت قرآنی متکبر کہلائیں گے اور تکبر تمام اخلاقی اور روحانی برائیوں کی جڑ ہے۔

اسی طرح حضور انور نے ہمدردی خلق اللہ کے ضمن میں مزید آیات قرآنی اور احادیث نبوی پیش فرمائیں جن میں ایک حدیث یہ بھی تھی کہ اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ یعنی مخلوق اللہ کا کنبہ ہے اور جو اللہ کے کنبے سے احسان کرتا ہے وہ اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ پھر حضور انور نے اس حدیث پر بھی روشنی ڈالی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے رحم کرنے والے پر رحمٰن خدا رحم کرے گا تم اہل زمین پر رحم کرو آسمان کا خدا تم پر رحم کرے گا۔ حضور نے فرمایا یہ جماعت احمدیہ کا خاصہ ہے کہ جس قدر توفیق ہو خدمت خلق کے کام میں حصہ لیتی ہے اس ضمن میں حضور نے بلا لحاظ مذہب وملت خدمت خلق کے تعلق سے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک تحریرات بھی پیش فرمائیں اور فرمایا احباب جماعت کو جس حد تک توفیق ہو دنیا کی بھوک مٹانے غریبوں کی امداد کرنے یا غریبوں کا سہارا بننے اور غریب طلباء کی تعلیم میں امداد کرنے کے جماعتی نظام کے تحت شامل ہوں فرمایا اللہ کرے ہم کبھی ان قوموں کی طرح نہ ہوں جو اپنی زاید چیزوں کو ضائع تو کر دیتی ہیں لیکن غریبوں کو امداد نہیں دیتیں۔

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو پہلے سے بڑھ کر خدمت انسانیت کی توفیق عطا فرمائے۔ میں احمدی ڈاکٹروں استادوں اور وکیلوں سے کہتا ہوں کہ جس حد تک ہو سکتا ہے اپنے اپنے شعبوں میں غریبوں کی امداد کریں اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ اُنکے اموال ونفوس میں برکت عطا فرمائے گا۔ اگر آپ اسلئے یہ کام کریں گے کہ آپ نے زمانے کے امام سے عہد بیعت باندھا ہے تو پھر دیکھنا کہ خدا تعالیٰ کی برکتوں کی بارش کس طرح نازل ہوتی ہے۔ جسے آپ سنبھال بھی نہیں سکیں گے۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے کارکنان جلسہ سالانہ جرمنی اور فرانس کے جذبۂ خدمت کو سراہا فرمایا الحمد للہ جہاں جہاں جلسے ہوئے ہیں یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ اس سال لجنہ کی حاضری مردوں سے زیادہ تھی۔ حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ سالانہ فرانس کے موقعہ پر 10 سعید روحوں کو جماعت میں شامل ہونے کی توفیق ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عہد بیعت نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

پیارے بھائی سید منظر حسن صاحب مرحوم کا ذکر خیر

جناب سید منظر حسن صاحب کی پیدائش ان کے بیان کے مطابق دربھنگہ بہار میں 1928ء کو ہوئی تھی۔ ان کا گھرانہ پیری مریدی کا گھرانہ تھا۔ بلکہ پیر پرست تھے۔ اور اپنی شروع کی زندگی میں کئی خانقاہوں درگاہوں کے چکر لگائے۔ آخر میں حسناتی انجمن فرعہا گھبری ہتھیارہ شریف کے مرید ہوگئے۔

منظر صاحب مرحوم اپنے پیر صاحب سے ملانے مجھے بھی لے گئے۔ مگر میں نے شرط لگائی کہ ان سے کچھ بات کروں گا۔ چنانچہ ان سے اجرائے نبوت اور وفات مسیح کے بارے باتیں ہوئیں تو انہوں نے مجھے خلیفہ بنالیا اور انعام میں چینی کی چائے بسکٹ کے ساتھ پلائی۔ پاکستان میں جماعت احمدیہ کی بعض کتابوں پر پابندی لگی تو کلکتہ کی جماعت نے فیصلہ کیا کہ (میرے والد صاحب مرحوم محمد شمس الدین صاحب کی امارت) تھی۔ کچھ خاص کتابوں کا سیٹ بنا کر مختلف خانقاہوں اور انکی لائبریریوں میں رکھا جائے۔ چنانچہ حسناتی انجمن میں بھی کچھ کتابیں رکھ دی گئیں۔ پیر صاحب نے

اپنی زندگی میں ایک کتابچہ شائع کیا۔ جس کا نام امام مہدی کی تلاش رکھا۔ جس میں بیان کیا کہ ہمارے اوپر امام مہدی کی تلاش فرض ہے۔ جو پیدا تو ہو گئے مگر ظاہر نہیں ہوئے۔ جب جماعت احمدیہ کا موقف بیان کیا گیا تو کہنے لگے کہ حضرت مرزا صاحب نے کیا کہا ہے۔ مجھے معلوم نہیں کاش ان سے میری ملاقات ہوتی۔ چنانچہ ان سے گفتگو کے دوران "امام مہدی علیہ السلام کی تلاش" اور "حضرت مرزا صاحب نے کیا فرمایا مجھے معلوم نہیں" جیسے جملے جناب سید منظر حسن صاحب کے ہماری جماعت میں داخل ہونے کا ذریعہ بن گئے۔

بہرکیف سید منظر حسن صاحب خاکسار کی تبلیغ سے 20 فروری 1980ء کو بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اور اپنے ساتھ اپنی اہلیہ بڑا بیٹا سید نور الحسن اور انکی اہلیہ کو بھی شامل کیا۔ ایک بچے سید مزمل حسن کو قادیان حفظ کلاس میں بھیجا تھا۔

سید منظر حسن صاحب مرحوم اپنی زندگی کے اوائل سے ہی نماز روزہ کے پابند تھے۔ اس کے علاوہ چہرے پہ داڑھی اور سر پہ ٹوپی انکی خصوصی پہچان تھی۔ (جو انکے پیر بھائیوں میں نہیں تھی۔) اس کے ساتھ قرآن مجید کی بہت سی سورتیں زبانی یاد تھیں۔ وفات مسیح اور اجرائے نبوت کی قرآن وحدیث سے کافی دلیلیں اچھی طرح حفظ تھیں۔

گفتگو کا انداز بہت تیز تھا۔ سید منظر حسن صاحب کے احمدی ہو جانے سے پورے گاؤں نے جو مولویوں اور حافظوں کا گاؤں ہے۔ مخالفت شروع کردی۔ اور منت اللہ رحمانی کے فتوے کی وجہ سے بائی کاٹ اور قتل کی دھمکی بھی شروع ہوگئی۔

جب منت اللہ رحمانی صاحب "امیر شریعت" بنگال بہار اڑیسہ کے فتووں کی کاپی ایڈیٹر بدر جناب عبدالحق صاحب فضل درویش قادیان کو بھیجی گئی تو آپ نے بدر کی دو قسطوں میں اداریہ لکھا۔ اور منت اللہ صاحب کو للکارا کہ آپ کو یہ فتویٰ دینے کا اختیار نہیں۔ کیونکہ آپ اپنے آپ کو "امیر شریعت" لکھتے ہیں جبکہ خود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے آپ کو شریعت کا مالک اور حکمران نہیں سمجھا۔ نیز وہ دور مباہلوں کا تھا اور منت اللہ صاحب کو مباہلہ کا چیلنج کیا گیا۔ چنانچہ منت اللہ صاحب مباہلہ کی زد میں آکر ہلاک ہو گئے۔ اور لعنت اللہ علی الکاذبین (منت اللہ سے لعنت اللہ) کے مصداق بنے۔

سید منظر حسن صاحب نہایت سادہ مزاج انسان تھے۔ اور جب سے احمدی ہوئے قادیان کی سال میں دو بار زیارت کرتے۔ اگر کسی سال اتفاق سے نہیں گئے تو ہر وقت قادیان کی زیارت سے محرومی کے صدمے سے روتے رہتے۔ حضرت نبی اکرم ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر آنے سے آنکھیں ڈبڈبا جاتی تھیں۔ قادیان کے درویشوں اور اہل قادیان سے بڑی خلوص اور عزت سے ملتے تھے۔ محفل میں بیٹھے انکی باتیں سنتے رہتے تھے۔ یہ سلسلہ کئی کئی گھنٹے جاری رہتا تھا۔

دو سال پہلے فالج کا حملہ ہوا۔ مگر جلد ہی صحتیاب ہو گئے۔ لیکن ڈنڈے کے سہارے چلنا شروع کیا۔ اور اسی طرح کلکتہ بھی تشریف لائے تمام احباب جماعت سے ملے۔ اور رخصت ہو گئے۔ ۴۴

اللہ کے فضل سے ان کے چھ بچوں میں سب انکے ساتھ اور وفات کے وقت سب موجود تھے۔ چار کی شادیاں ہو گئی ہیں۔ اور اس طرح آپنے احمدیت میں تقریباً چوتھائی صدی نہایت خلوص محبت قربانی نیز فدائی کی حیثیت سے گزار کر مورخہ 22-21 فروری 2003ء کو اپنی جان اپنے مالک کے حوالے کر دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میرے ساتھ رشتہ اخوت میں ایسے جڑے کہ تادم حیات ساتھ نبھایا۔ (محمد فیروز الدین انور کولکاتا)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَطِعْ اَبَاکَ

اپنے باپ کی اطاعت کر

طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 مینگولین کلکتہ 700001

دکان: 248-5222'248-1652'243-0794

رہائش: 237-0471'237-8468

آپ کے خطوط آپکی رائے

کشمیری لفظ "جو" کا ماخذ - ایک تحقیق

کسی قوم کی ثقافتی زندگی کی بنیادی اساس اسکی بولی جانے والی زبان ہوتی ہے۔ جب تک کوئی زبان زندہ رہتی ہے اس قوم میں زندگی کی رمق باقی رہتی ہے۔ بصورت دیگر ایک ہاری ہوئی سوچ کے ساتھ قوم کے لوگ فرد فرد بن کر رہنے لگتے ہیں۔ لارڈ میکالے نے ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت ہندوستان میں اسلامی ثقافت اور تہذیب کو تباہ کرنے کیلئے اس ہتھیار کا استعمال کیا تھا۔ میکالے کی تنقیحات کو لارڈ ولیم بنٹنک نے ہندوستانی نظام تعلیم میں رائج کیا۔ نتیجتاً مسلمانوں کی تمام سیاسی ثقافتی اور سماجی اقدار تباہ ہوگئیں۔ ایسے تباہ کن زمانے میں خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کو مسیح موعود بنا کر دنیا میں بھیجا تا ان اسلامی اقدار کو دوبارہ سماج میں زندہ کیا جائے جو مرورِ زمانہ کے باعث تباہ ہو چکی تھیں۔ آپ نے مسلم قوم کو احساس کمتری کے قعرِ مذلت سے نکال کر کنتم خیر امت اخرجت للناس (یعنی تم سب سے بہتر امت ہو جو لوگوں کی بھلائی کے واسطے پیدا کی گئی ہے) کے بلند مقام پر فائز کرنے کے عظیم الشان کام کی بنیاد رکھی جس کے نتیجے میں مسلم امت آج پھر اپنی کھوئی ہوئی عظمت کی تلاش میں لگی ہوئی ہے۔ آپ نے مسلمانوں کی سربلندی کے لئے جن علمی جہاد کی داغ بیل ڈالی اس کا ایک اہم پہلو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور کشمیر میں ان کے مدفون ہونے سے متعلق عظیم الشان تحقیق ہے۔ اس ضمن میں کشمیر کے لوگوں کا بنی اسرائیل میں سے ہونا سامنے آتا ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ کی حکومت کے شمال میں آباد دس قبائل یروشلم سے آزاد ہوگئے ان قبائل نے اسرائیلی کی حکومت کی بنیاد رکھی جس کا صدر مقام سماویہ تھا جبکہ یروشلم باقی دو قبائل کی حکومت، یہودیہ کا دار الخلافہ بنا رہا۔ 721 قبل مسیح میں اسیریہ کے بادشاہ سارگون ثانی نے حکومت اسرائیل پر حملہ کیا اور ان دس قبائل کو قیدی بنا کر لے گیا۔

(A Short History of the world
By.H.G.Wells- P.78)

بنی اسرائیل کے اُن دس قبائل کا کیا ہوا؟ تاریخ دان اس کے بارے میں کوئی حتمی رائے پیش نہیں کر سکے ہیں۔ ایک خیال یہ پیش کیا جاتا ہے کہ سارتون نے ان قبائل کو اپنی حکومت کی مشرقی حدود کے پرے بکھیر دیا اور افغانستان اور کشمیر میں رہنے والی مختلف اقوام انہی دس گم شدہ قبائل کی اولاد ہی ہیں۔ ان اقوام کے خدوخال و عادات و اطوار کچھ حد تک اسرائیلیوں سے ملتے ہیں۔ کچھ خاص ناموں کا سراغ بائبل سے بھی مل جاتا ہے مگر عام بول چال کی زبان میں عبرانی اور آرامی Aramaie زبانوں کے الفاظ نہیں ملتے ہیں۔ کشمیری زبان یعنی کاشر کے تقریباً سبھی الفاظ کا ماخذ سنسکرت کے مصادر ہی ہیں چودہویں صدی کی مشہور کشمیری شاعرہ للہ دید Lalladidi کے کلام میں موجود سبھی الفاظ کے مصادر سنسکرت کے ہی ہیں۔ (تفصیل کیلئے دیکھیں Lalla Vakhyani مصنفہ Sir George Gerirson شائع کردہ Royal Asiatic society London 1920

شیخ نور دین ولی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں بھی ایسا ہی ہے عبرانی زبان کا کوئی لفظ خاکسار کو نہیں مل سکا۔ کشمیر کے اسلام سے تعلق کے بعد بہت سے عربی فارسی اور ترکی الفاظ کاشر میں شامل ہوگئے ہیں۔ کاشر میں عبرانی اور آرامی الفاظ نہ ہونے کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ بنی اسرائیل اپنے ملک میں سے نکالے گئے اور ہر طرح کا ظلم و ستم ان پر ہوتا تھا۔ کشمیر وادی بدھوں اور براہمنوں کی حکومت کے تابع رہی ہے۔ اسلئے ان اسرائیلی لوگوں نے اونچے اور دشوار گزار علاقوں میں ہی پناہ لی ہوگی چونکہ ان کی کوئی سیاسی حیثیت نہیں تھی اور وہ وادی میں رہنے والی مختلف اقوام کے ہاں مزدوری اور چھوٹے موٹے کام کرتے ہونگے اسلئے نسلاً بعد نسلاً ان کی زبان اور منفرد تہذیب ختم ہوتے چلے گئے۔ جیسا کہ آج کل بھی ہم یورپ میں جاکر بسنے والے لوگوں کی دوسری تیسری نسل میں دیکھتے ہیں کہ وہ اپنی قومی زبان بھول جاتے ہیں۔ 528ء میں سفید ہونوں White Huns نے مہر کل کی زیر قیادت ہندوستان پر حملہ کیا۔ مہر کل نے کشمیر پر قبضہ کرنے کے بعد انتہائی ظلم اور بربریت کا سلوک یہاں کے لوگوں کے ساتھ کیا۔ مورخ کشمیر کلہن کے مطابق مہر کل نے تین کروڑ معزز خواتین کا قتل کیا۔ بحوالہ

Islamic Culture in Kashmir
By. G.M.D. Sufi P.32

یہ تعداد بہت زیادہ معلوم ہوتی ہے مگر عملاً وادیٔ کشمیر تقریباً تقریباً لوگوں سے خالی ہوگئی ہوگی۔ اس خالی جگہ کو بنی اسرائیل کے بعد کی نسلوں نے پر کیا۔ آج یہی لوگ سارے کشمیر اور ملحقہ وادیوں میں آباد ہیں۔ خاکسار نے خود اس بات کا مشاہدہ کیا ہے کہ وادی کے میدانوں میں جو پرانے شہر اور گاؤں ہیں ان کے نام سنسکرت کے مطابق ہیں جبکہ اونچے پہاڑوں اور دشوار گزار مقامات کے بالکل مختلف نام ہیں اس بارے میں کافی تحقیق ہو سکتی ہے۔

کشمیری زبان میں عبرانی اور آرامی زبان کے الفاظ نہیں ملتے ہیں۔ مگر کچھ ایسے الفاظ ضرور ہیں جن کا تعلق اسرائیلی زبان سے ثابت ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی ایک لفظ 'جو' "Ju" ہے یہ لفظ عزت کے طور پر ناموں کے آگے لگایا جاتا ہے مثلاً صمد جو، رتن جو، یوسف جو

(Journal of regional History.
G.N.D.Universiry Islamic Culture
in Kashmir)

عموماً تبت میں زمانہ قدیم میں اس نام کا زیادہ استعمال ہوتا تھا۔ اس لفظ کے معنی 'خدا' کے ہیں۔

Dictionary of Kashmiri Proverbs and sayings by Rev. Hinton Knowles
Bombay 1885 P.256.

بنی اسرائیل بھی خدا کے لئے اسی لفظ کا استعمال کیا کرتے تھے مصر سے رہائی کے بعد جب بنی اسرائیل کو خدا تعالیٰ نے ارض مقدس کنعان میں داخل ہونے کا حکم دیا تو انہوں نے نافرمانی کی اس کے نتیجہ میں چالیس برس تک ان کو ارض Sinai Peninsula میں بھٹکنا پڑا۔ اس دوران انہوں نے وہاں کی چٹانوں پر بہت سی عبارتیں لکھی تھیں۔ محترم پادری چارلس فارسٹر صاحب نے ان کتبات کا چربہ اور ترجمہ شائع کیا تھا۔ اس کے مطابق بنی اسرائیل خدا کو 'یو' "Iau" کے نام سے پکارتے تھے۔ دو کتبات کا چربہ یہاں دیا جاتا ہے

ISI 9SDni 9YSI DILF

عم یعر یسمر یو

یعنی لوگ بکریوں کی طرح ے ے کرتے ہوئے رات کو جھگڑتے تھے خدا

ISI 4SDY JJW69 DILF

عم رمح عم ھر یو

یعنی لوگ گدھے کی طرح دُلتی مارتے لوگ پانی کی طرف ہانکتے خدا

The one primeval language By. Rev. Charles Forster B.D IInd edition London 1852 P. No 150154 plate 24-30

کتاب احمدیہ مرکزی لائبریری میں موجود ہے۔

لفظ یو (ISI) ہی جو ہے کیونکہ "ی" عموماً ج میں بدل جاتی ہے جیسے یروشلم Jeruselum یسوع Jesus وغیرہ

یہ لفظ بزرگی اور عزت کے معنوں میں سارے ہندوستان میں استعمال ہوتا ہے۔ لفظ جی اصل میں جو ہی ہے۔ مثلاً گورو گرنتھ صاحب میں لکھا ہے۔

ہری جو راکھ لیہہ پت میری (جیت مہلا ۹)

یعنی ہری جو (خدا) میری عزت بچانا۔ سنسکرت زبان میں ج حرف کے معنی ہیں۔

اس میں اور اس سے پیدا ہوا۔ شو Shiv وشنو (Vishnu) نجات باپ اور تیزی کے ہیں یہ معنی واضح طور پر لفظ 'جو' کے ہی ہیں۔ یہ لفظ قدیم زمانے میں استعمال نہیں ہوتا تھا۔ نہ تو کالیداس اور نہ ہی کلہن نے اس لفظ کا استعمال کیا ہے اور نہ ہی رامائن مہابھارت اور ویدوں میں یہ لفظ ناموں کے ساتھ استعمال ہوا ہے اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہ لفظ عبرانی زبان کا ہی ہے۔

(عرفان احمد استاد تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان)

درخواست دُعا

میرے والد صاحب ہائی بلڈ پریشر اور شوگر کے مریض ہیں اور گزشتہ 8 ماہ سے بیمار ہیں۔ اسی طرح میری والدہ صاحبہ کی آنکھوں کا آپریشن ہوا ہے۔ والدین بہت کمزور ہوگئے ہیں مکمل شفایابی، کاروبار میں برکت کیلئے جملہ پریشانیوں کے ازالہ کیلئے نیز دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دُعا کی عاجزانہ درخواست کرتی ہوں۔ (تبسم جلیل کٹک اڑیسہ)

خاکسار کی اہلیہ امید سے ہے۔ زچگی عنقریب ہے زچہ بچہ کی صحت و سلامتی نیز نیک اور صالح اولاد کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالحق معلم جماعت احمدیہ برنہ ضلع مانسہ پنجاب)

تصحیح: ۔ بدر مجریہ 29 جولائی 2003 کے صفحہ 9 میں ایک بزرگ خاتون کی وفات کے عنوان سے مضمون چھپا ہے جو مرحومہ کے داماد ہیں نے بغرض اشاعت بھجوایا ہے غلطی سے مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک کی طرف سے شائع ہو گیا ہے قارئین بدر اسکی تصحیح فرمالیں ادارہ اس فروگذاشت پر معذرت خواہ ہے۔

بقیہ صفحہ (8)

(آمین) اور آپ ہمارے لئے پاکیزگی داتا۔ اور کلیان کاری (فلاح دہندہ) ہوں (آمین)

خلاصہ: یجر وید ادھیائے نمبر ۱ تا ادھیائے نمبر ۴۰، توحید الٰہی، عبادات الٰہی دعاؤں صدقہ و خیرات دان اور مخلوق خدا کی خدمت پر مشتمل ہے بتوں کے پرستار ہر ہندو سے التماس ہے کہ وہ ویدوں کے بتائے ہوئے راستہ پر چلیں، توحید الٰہی کو اپنائیں۔ اگر من مانے۔

تو کلکی برہمن اوتار کے قدموں میں آجائیں جس کے ماننے والے برہمن ہیں یعنی برہم رب العالمین کی توحید کے پرستار ہیں اور سماج میں ان کا برتاؤ ہے۔

Love For All Hatred For None

اسرائیل نے مسلمانوں کے مسجد اقصیٰ میں داخلے پر پابندی لگادی

اسرائیل نے مسجد اقصیٰ میں مسلمانوں کے داخلے پر پابندی لگادی ہے۔ اسرائیلی اخبار کے مطابق اسرائیلی فوج نے اس ماہ تیسری بار یہ اعلان کیا ہے کہ انہوں نے 45 سال تک کی عمر کے مسلمانوں پر مسجد اقصیٰ میں داخلہ اور جمعہ نماز پڑھنے پر پابندی لگادی ہے۔ واضح رہے کہ کشیدگی کی وجہ سے مسجد اقصیٰ میں عیسائیوں، یہودیوں اور مسلمانوں کو تین سال تک مسجد اقصیٰ میں داخل ہونے نہیں دیا گیا لیکن حال ہی میں یہ پابندی اٹھالی گئی تھی اور گذشتہ دس دن کے دوران ہزاروں یہودیوں اور عیسائیوں نے اس تاریخی مقام کی زیارت کی تھی جو مسلمانوں کے ساتھ ساتھ ان کیلئے بھی مقدس ہے۔ (روزنامہ اردو ٹائمز ممبئی 30.8.03)

دفینہ کی لالچ میں 8 سالہ نثار احمد کی بلی چڑھادی گئی

پولیس کو مفتی و مولوی کی سرگرمی سے تلاش

مکان میں پوشیدہ دفینہ نکالنے کیلئے آٹھ سالہ معصوم لڑکے نثار احمد کی بلی چڑھادی گئی خزانہ کی لالچ میں اس لڑکے کا قتل کرنے والے ۸ افراد کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کرکے پولیس نے پربھنی کے چار افراد کو گرفتار کرلیا جبکہ اس سفاکانہ اقدام میں ملوث ایک مفتی سمیت اترپردیش کے چار افراد پولیس کو چکمہ دیکر فرار ہوگئے۔ قاتلوں کو گرفتار کرنے کیلئے جلد ہی ایک اسکواڈ پربھنی سے اترپردیش جائے گا۔ اس بات کی اطلاع پولیس سپرنٹنڈنٹ کمار شندے نے دی اور بتایا کہ اترپردیش مظفرنگر کے ساکن مولانا محمد اقبال کے ہمراہ 4 لوگ پربھنی آتے تھے پربھنی کے مسلم اکثریتی علاقہ میں انہوں نے دفینہ خزانہ نکالنے کا دعویٰ کرکے کچھ لوگوں کو ورغلایا پربھنی میں فہیم الدین مفتی نامی شخص اس گروہ کو پہلے ہی سے جانتا تھا فہیم الدین مفتی کے ذریعہ ان جعلسازوں نے تین تا چار افراد کو پھانس لیا کچھ لوگوں سے موٹی موٹی رقمیں وصول کیں اور اس کے بعد دفینہ نکالنے کا ڈرامہ شروع ہوا ڈھونگی باباؤں نے شیخ جاوید شیخ رشید ساکن اقبال نگر پربھنی کے مکان سے دفینہ نکالنے کا عمل شروع کیا ابتداء میں کچھ جھاڑ پھونک کرنے کے بعد ان ڈھونگی باباؤں نے کہا کہ مال جان مانگتا ہے دفینہ کی لالچ میں اندھا ہوا شیخ جاوید حرکت میں آگیا اس ظالم نے وانگی روڈ علاقہ سے ۸ سالہ نثار احمد کو اغواء کیا اور ڈھونگی باباؤں کے سپرد کردیا دفینہ نکالنے کے عمل کے دوران باباؤں نے نثار احمد کو دردناک اذیتیں دیں کمسن ان اذیتوں کو برداشت نہیں کرپایا اور اس کی موت واقع ہوگئی نثار احمد کو اقبال نگر میں جاوید کے کمرے میں موت کے گھاٹ اتار دیا گیا جب ان کو یقین ہوگیا کہ لڑکا مرگیا تو اس کی لاش بس اسٹینڈ علاقہ میں پھینک دی گئی اس گھناونے عمل میں ملوث ڈھونگی بابا مفتی فہیم الدین شیخ جاوید، شیخ رشید، عبدالفاروق عبدالستار اور سید حسین سید فقیر ساکنان پربھنی کو پولیس نے گرفتار کرلیا جبکہ اترپردیش کے ساکنان مولانا اقبال اشرف، حاکم اور ایک نامعلوم شخص فرار ہوگئے۔ (روزنامہ اُردو ٹائمز ممبئی 30.6.03)

جانوروں کو حلال طریقہ سے ذبح کرنے پر پابندی عائد کی جائے

برطانیہ کی مشاورتی تنظیم کا مطالبہ

لندن ۱۲ جون۔ برطانیہ میں ایک مشاورتی تنظیم نے جانوروں کو ذبح کرنے کیلئے مسلمانوں اور یہودیوں کے طریقے پر پابندی کا مطالبہ کیا ہے۔ برطانوی حکومت کو پالتو جانوروں پر مظالم ختم کرنے کے بارے میں مشورے دینے والی تنظیم فارم اینیمل ویلفئر کونسل کا کہنا ہے کہ حلال گوشت تیار کرنے کے طریقے سے جانور کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ یہودی اور مسلمان دونوں جانور کی گردن کاٹ کر ذبح کرتے ہیں۔ اس کے برعکس عام طور پر جانور کو ذبح کرنے سے پہلے بیہوش کیا جاتا ہے۔ اس تنظیم کا برطانوی حکومت سے مطالبہ ہے کہ حلال کیلئے جانوروں کو بیہوش نہ کرنے کی رعایت ختم کی جائے۔ حلال گوشت کا کاروبار کرنے والے قصابوں نے برطانوی تنظیم کی سفارشات پر سخت ردعمل کا اظہار کیا ہے اور اس بات سے انکار کیا ہے کہ ان کا جانور ذبح کا طریقہ ظالمانہ ہے۔ مرکزی لندن کی مسجد میں ایک نمازی نے بی بی سی سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ''پورے اسلامی طرز حیات ہی کو اس وقت تنقید کا نشانہ بنایا جارہا ہے اس لئے ہم سوچنے پر مجبور ہیں کیا واقعی یہ مسئلہ جانوروں کے حقوق کا ہے''۔

جانوروں پر مظالم کی مخالف تنظیم کی سربراہ ڈاکٹر جوڈی مک آرتھر کلارک کا کہنا ہے کہ گلا کٹنے کے بعد جانور کو مرنے میں کم از کم دو منٹ لگتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جانور کو کافی گہرا گھاؤ لگایا جاتا ہے اور یہ انتہائی فضول بات ہے کہ جانور کو تکلیف نہیں ہوتی''۔ مسلمانوں اور یہودیوں کا کہنا ہے کہ ان کے طریقے سے جانور کے سر میں تیزی سے خون کم ہو جاتا ہے جس وجہ سے اسے بالکل تکلیف کا احساس نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ جانور ذبح کرنے کے اس طریقے کیلئے جو ایک مذہبی تقاضا ہے وہ جدوجہد کریں گے۔ چالیس سال سے کوشر کیلئے جانور ذبح کرنے والے ایک یہودی کا کہنا ہے کہ انتہائی تیز دھار چھری سے جانور کی گردن کاٹی جاتی ہے جس سے اس کے دماغ اور جسم کے درمیان رابطہ فوری ختم ہو جاتا ہے اور وہ جلد ہی مرجاتا ہے۔ مسلمانوں کی تنظیم ''دی مسلم کونسل آف برٹن'' کا کہنا تھا کہ جانوروں کو ذبح کرنے سے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ ان کا کہنا تھا کہ گردن کٹنے کے بعد جانور کا بلڈ پریشر اتنی تیزی سے گرتا ہے کہ اسے تکلیف کا احساس نہیں ہوسکتا۔

حج و عمرہ کرانے والی کمپنیوں کے سبز باغ

ہندوستان سے عازمین حج دو طریقوں سے حج کو جاسکتے ہیں۔ ایک سرکاری کوٹا اور دوسرے نجی ٹوریا ٹراویل ایجنسیوں کے ذریعے۔ سرکاری کوٹے کا نظم حج کمیٹی (انڈیا) کے توسط سے کیا جاتا ہے جس کا صدر دفتر ممبئی کے پلٹن روڈ کرافورڈ مارکیٹ حج ہاؤس میں واقع ہے۔ کُل سوا لاکھ حاجیوں میں سے پچاس ہزار عازمین حج ہر سال نجی ٹراویلس کے توسط سے بین الاقوامی (معمول کے) پاسپورٹ پر سفر حج کرتے ہیں۔

آج کل سفر حج کو جس انداز سے تجارت بنایا جارہا ہے۔ اس سے اس مقدس عبادت کی جانب لوگوں کے دیکھنے کا نظریہ تبدیل ہوتا جارہا ہے۔ آئے دن حج وغیرہ کرانے والی کمپنیاں خوبصورت ناموں، لیبلوں اور نعروں کے ساتھ اپنی دکان حاجیوں کی خدمت کے نام پر کھولتی جارہی ہیں۔ شاید ہی کوئی نماز جمعہ ایسا گذرے جس کے بعد مسجد سے نکلنے والے نمازیوں کے ہاتھوں میں کسی نہ کسی ٹراویل ایجنسی کا رنگ برنگا فولڈر نہ تھمایا جائے۔ تقریباً ہر ٹور ایجنٹ متوقع حاجیوں کو لبھانے کیلئے قسم قسم کی سہولیات اور سفر حج کے دوران متعدد ممکنہ اور غیر ممکنہ وعدے بھی کر بیٹھتا ہے۔ نارمل ڈیلکس، جنتا، سوپر ڈیلکس، مع زیارت ٹور، لکژری کلاس جیسے نوع بہ نوع کے ٹور پیکیج ڈیزائن کئے گئے ہیں۔ جس کے تحت سولہ دن سے لیکر ۴۳ دنوں تک مختلف حج، عمرہ اور زیارت ٹور منعقد کرائے جاتے ہیں۔ جس کیلئے چالیس ہزار سے لیکر تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپے فی کس خرچ ہونے کی اطلاع ہے۔ بالعموم چھوٹے بڑے شہروں میں ایسے افراد نے حج ٹور پر لے جانے کا کاروبار چلا رکھا ہے جن کو اکثر حج کے نئے قوانین سے واقفیت نہیں ہوتی۔ سستے داموں حج کرانے کے سبز باغ دکھا کر عجیب و غریب قسم کے لالچ عازمین حج کو دیئے جارہے ہیں۔ چنانچہ متعدد ذائرین کو دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے مالی خسارہ جو ہوتا ہے وہ الگ۔ ذہنی و جسمانی مشقتوں سے دوچار ہونے والے بیشمار حاجی اپنی تکالیف بیان کرتے ہیں کہ کس طرح انہیں وعدوں کے مطابق سہولیات نہیں دی گئیں کیسے حرم شریف سے قریب ترین رہائش کا وعدہ کرکے انہیں دور کے مکان پر رہنے پر مجبور کیا گیا۔ نہ ٹھیک کھانا نہ اے سی کمرہ اور نہ بس و دیگر سہولیات دی گئیں اور شکایت کرنے پر بھی کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔

(مرسلہ، عقیل احمد سہارنپوری، سرکل انچارج شولاپور مہاراشٹر)

طلباء کیلئے مفید معلومات

اورینٹل بینک آف کامرس کے مختلف عہدوں کیلئے درخواست

پروبیشنری کے 90 عہدہ سمیت 14 دیگر عہدوں کیلئے 240 جگہوں کیلئے درخواست مطلوب ہے۔ فارم جمع کرنے کی آخری تاریخ 4/اکتوبر 2003 امتحان کی تاریخ پروبیشنری آفیسر کیلئے 14 دسمبر 2003 اور دیگر عہدوں کیلئے 21 دسمبر 2003 عمر 1 ستمبر 2003 کو 21 سال

ریلوے کے مختلف عہدوں کیلئے درخواست

سکندرآباد پر واسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر، گڈس گارڈ سٹاف نرس وغیرہ مختلف عہدوں کیلئے درخواست مطلوب ہے فارم جمع کرنے کی آخری تاریخ 6/اکتوبر 03

پتہ: ریلوے رکروٹمنٹ بورڈ ساؤتھ لال گوڈا۔ سکندرآباد۔ (اے پی)

ایم بی اے اور ایم سی اے کا کورس

میواڑ انسٹی ٹیوٹ غازی آباد کے تحت ایم بی اے (دو سال) ایم سی اے (تین سال) انٹی گریٹیڈ ایم بی اے (چار سال) انٹی گریٹیڈ ایم سی اے (پانچ سال) کا کورس کیا جاسکتا ہے۔ سبھی کورس سو فیصد جاب اورینٹڈ ہے۔ دو اور تین سال کے کورس کیلئے کسی بھی سٹریم میں گریجویٹ ہونا چاہئے جبکہ انٹی گریٹیڈ کورس میں داخلہ کیلئے کسی بھی سبجکٹ میں 2+10 کا امتحان پاس ہونا ضروری ہے۔ ادارہ چوہدری چرن سنگھ وشو ودھالیہ اور سردار بلبھ بھائی پٹیل ٹیکنیکل یونیورسٹی میرٹھ سے وابستہ ہے آخری تاریخ 25 ستمبر 2003 ہے۔

پتہ:۔ میواڑ انسٹی ٹیوٹ سیکٹر 4 سی۔ وسندھرا دلی غازی آباد لنک روڈ غازی آباد۔

فون 72- 71- 01202883970۔ ای میل:۔ mim@mimc

(خادم راحت حسین راحت جموں)

یاد ہے راحت مجھے اُنیس اپریل کا واقعہ
جب لندن کی سرزمین پر ہو گیا اک حادثہ
صرف اتنا ہی نہیں مجھ کو ہی وہ تڑپا گیا
ہر کسی ذی علم کا قلب و جگر تھرا گیا
روشنی کرتی رہی جس کی اندھیروں کو شکار
بجھ گئی وقت سحر آخر وہ شمع رہ گزار
اُس کے جانے سے نگاہوں کا حسیں منظر گیا
محفل دین و ایمان جو سونی سونی کر گیا
صاحب علم و ہنر تھا اور کتنا ذی شعور
وہ کہ جس کو علمی و روحانی فن پہ تھا عبور
اُس کی باتوں میں وہ حکمت تھی کہ سنتے ہی رہیں
ذہن میں سوچوں کے تانے بانے بنتے ہی رہیں
اب نظر آتا ہے ہر ماحول دھندلایا ہوا
ابر کا ٹکڑا ہے اب خورشید پر چھایا ہوا
راہی ملکِ عدم پر رحمتیں نازل کرے
ہے دعا راحت خدا آسان ہر منزل کرے

یہ ایک غیر احمدی شاعر کا کلام ہے جو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں تحریر کیا ہے

تبصرہ

نام کتاب	:	''آئینہ حق نما''
مصنف	:	داؤد احمد حنیف
سن طباعت	:	2002
کل صفحات	:	141
سائز	:	23X36 /16
پتہ	:	86-71 Polo Alto Street Holiswood N.Y 11423

مکرم داؤد احمد حنیف صاحب کی کتاب ''آئینہ حق نما'' دراصل ایک نہایت ہی شاطر غیر منصف اور بدباطن شخص کی کتاب ''برگ حشیش'' کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ برگ حشیش جھوٹ کے پلندے اور بازاری کلمات کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اور اُن اعتراضات کا مجموعہ ہے جو دشمنان احمدیت، احمدیت یعنی حقیقی اسلام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے کرتے آرہے ہیں۔

کتاب 'آئینہ حق نما' میں مکرم داؤد حنیف صاحب نے تمام اعتراضات کا کافی و شافی جواب دیا ہے فجزاہ اللہ احسن الجزاء اس کتاب میں کم و بیش 150 اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں جنہیں قرآن و حدیث، اقوال ائمہ سلف و خلف کے حوالوں اور اس زمانہ کے حکم و عدل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات سے مزین کیا گیا ہے۔ کتاب اسم بامسمّی ہے کوئی بھی منصف مزاج اگر تعصب کی عینک اتار کر بنظر انصاف اس کتاب کا مطالعہ کرے گا تو یقیناً حق اس پر آشکار ہو جائے گا۔

یہ بتانا بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ ''برگ حشیش'' کے مصنف نے اپنے بیان کی تائید میں قرآن و حدیث کے حوالے دینے کی بجائے علامہ اقبال کے کلام کو بطور سند پیش کیا ہے چنانچہ داؤد صاحب نے اپنی کتاب کے ابتداء میں ہی ان کے آقا کی اچھی خبر لی ہے جس سے قاری کو بحیثیت مجموعی علامہ کی شخصیت کا، اور یہ کہ دین کے معاملہ میں وہ کس مقام پر تھے بخوبی علم ہو سکے۔ اس باب میں مصنف نے جو کچھ بھی درج کیا ہے وہ بہت ہی دلچسپ اور پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

داؤد صاحب نے اُن حضرات کی بھی خوب خبر لی جنہوں نے حقیقت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ''برگ حشیش'' کے مصنف کی مدح سرائی کر ڈالی۔ موصوف نے ان کے جھوٹ کی قلعی کھولی۔ ان کی درجہ کم علمی اور قلت تدبر کو دو اور دو چار کی طرح ثابت کر دیا۔

ہماری رائے میں اس قسم کے روز مرہ ہونے والے اعتراضات اور اس کے مسکت و مدلل جواب سے ہر احمدی کو واقف و آگاہ ہونا چاہئے۔ اس جہت سے اس کتاب کا مطالعہ یقیناً بہت مفید اور

معلومات میں بیحد اضافہ کا باعث ہوگا داؤد حنیف صاحب اور انکی ٹیم کو اللہ تعالیٰ اس کار خیر پر بہترین اجر سے نوازے آمین۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ منعقدہ 27.26.25 جولائی 2003 کے موقع پر دوسرے روز یعنی 26 تاریخ کے خطاب میں جماعت کی طرف سے تیار ہونے والے لٹریچر میں کتاب ''آئینہ حق نما'' کا بھی ذکر فرمایا اللہ تعالیٰ اس کتاب کو ہدایت کا موجب بنائے۔ (آمین) (منصور احمد نائب مدیر)

بقیہ صفحہ (2)

دوکانیں اسلام کے ان پاسبانوں نے جلا کر راکھ کر دیں ہمارے گاؤں میں انہوں نے ننگا ناچ کیا گالیاں نکالیں بے حیائی کی انتہا کر دی یہاں تک کہ کچھ لوگوں کو شہید بھی کر دیا۔ اُدھر اللہ نے یہ فضل کیا کہ میں نے لاہور میں اپنا الگ کاروبار شروع کر دیا اور خدا نے اس میں بہت برکت بخشی اور کسی چیز میں کمی رہنے نہیں دی۔ وہ سر جھکائے دھیمی دھیمی آواز میں اپنی سرگزشت سناتے رہے اُدھر آفس میں ایک مرتبہ پھر ٹیلی فون کی گھنٹی بجی میں نے دیکھا کہ جب انہوں نے اپنا گورے رنگ اور سفید داڑھی والا چہرہ اوپر اٹھایا تو وہ درد و رقت سے بھرا ہوا تھا۔ میں انکی باتیں سنتے ہوئے عجیب قسم کی سوچ میں غرق تھا کہ پاکستان کے یہی تو وہ احمدی ہیں جن کی قربانیوں کا پھل دنیا کے تمام احمدی کھا رہے ہیں۔ ساقی صاحب کے یہ ایمان افروز کلمات سنتے ہوئے اور اپنے ایمان کو اندر سے ٹٹولتے ہوئے میں نے اُن سے مصافحہ کیا اور ایک بار پھر اس نوجوان بزرگ کے سراپے کو اپنی نظروں میں بھرتے ہوئے اپنے کمرہ میں آگیا۔

مکرم رشید احمد صاحب چوہدری انٹرنیشنل پریس سیکرٹری لندن ایک نہایت معروف شخصیت ہیں باوجود مصروف ہونے کے ملنسار بھی ہیں یہی وجہ ہے کہ اکثر اخباروں اور الیکٹرانک میڈیا کے نمائندے اُن سے بہت خوش ہیں آپ کو خبریں بنانے اور خبریں پیش کرنے کا اچھا ملکہ ہے۔ ان کے گھر ایک مرتبہ جانے کا اتفاق ہوا تو نہایت محبت سے ملے اور ہماری تواضع بھی کی دوران گفتگو انہوں نے بتایا کہ دنیا کے قریباً ڈیڑھ صد اخبارات کو وہ جلسہ برطانیہ کی خبریں بھجوا چکے ہیں جن میں سے بہت سی اب تک شائع ہو چکی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ لندن کی ایک تنظیم نے ایک مرتبہ ایک ایسے نمائندے کو ایوارڈ دینے کا اعلان کیا جس کا خبریں تیار کرنے کا انداز نہایت عمدہ ہو اور جن میں اخبار والوں کو بہت کم کاٹ چھانٹ کرنی پڑے انہوں نے بتایا کہ اس مقابلہ میں بفضلہ تعالیٰ انہیں اس تنظیم کی طرف سے انعام مل چکا ہے۔

رشید صاحب دل پر اثر کرنے والی نرم گفتگو کرتے ہیں۔ دل کے مریض ہیں۔ اس قدر مہمان نواز ہیں کہ ایک مرتبہ گاڑی نہ ملنے پر ہمیں اپنی گاڑی خود ڈرائیو کر کے ہماری قیام گاہ تک چھوڑ کر گئے فجزاہ اللہ تعالیٰ۔ ان کیلئے احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔

دوران قیام اس بات کا شدید احساس ہوا کہ برٹش حکومت ایک انصاف پسند حکومت ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں ان کے جس عدل و انصاف کی تعریف فرمائی ہے اپنے عوام کے ساتھ وہی عدل و انصاف اور وہی سیکولر ذہنیت آج بھی ان میں موجود ہے۔

باوجود اس کے کہ جماعت کا عقیدہ ہے کہ یسوع مسیح فوت ہو چکے ہیں اور اس اظہار سے جماعت احمدیہ عیسائیوں کے خدا کو مردہ قرار دیتی ہے اور ساری عمر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ عیسائیوں کو نہایت سختی کے ساتھ اپنے خطابات اور دُروس القرآن میں اُن کے غلط عقائد کی طرف توجہ دلاتے رہے لیکن اس کے باوجود انگلینڈ کی عیسائی حکومت نے دنیوی انصاف کو اپنے ہاتھ سے نہ چھوڑا اور دنیوی اعتبار سے نہایت عدل و انصاف کا سلوک کیا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا جب وصال ہوا تو تمام ممالک کے برٹش سفارتخانوں کو ہدایت دی کہ چھٹیوں کے باوجود وہ تمام دنیا کے احمدیوں کو لنڈن آنے کے لئے ویزے فراہم کریں۔ اور اُدھر لندن میں حضور کے جنازہ کو سرکاری اعزاز عطا کیا۔ حضور کے جنازے کے وقت بعض راستوں کو بند کر کے حضور کے جنازہ کو گزارا گیا اور اسلام آباد میں آپکی تدفین کی اجازت دی''۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر ہم دیکھتے رہے کہ انگلینڈ کے معززین، وزراء، ایم پیز اور منسٹرز حضرات جلسہ میں شامل ہوئے تقریریں کیں اور خوشی کی بات یہ ہے کہ ہر ایک نے اپنی تقریر کی ابتداء السلام علیکم سے کی انہوں نے جماعتی نظام کی تعریف کی اور انسانیت کی خدمت کیلئے جماعتی مساعی کو سراہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات پر اظہار تعزیت کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کیلئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ انگلینڈ کے لوگوں میں بالعموم سچائی اور دیانت کا مادہ ہے۔ انسانی خدمت ان کو ورثہ میں ملی ہے اگرچہ انگلینڈ بلکہ پورے یورپ کے نوجوان ہی سخت قسم کی بے حیائی کا شکار ہیں، منشیات کے عادی ہو چکے ہیں جس کے نتیجہ میں بیماریوں اور جرائم میں خطرناک حد تک اضافہ ہو گیا ہے اور مذہب سے وہ بالکل متنفر ہو گئے ہیں لیکن وہ ہماری دعاؤں کے مستحق ہیں اور ان کیلئے بہتر دُعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہر طرح کے عیوب سے چھٹکارا دلا کر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کرنے اور آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے آنے کی توفیق عطا فرمائے کہ انہیں روحانی سکون ملنے کا یہی ایک ذریعہ ہے۔ (منیر احمد خادم)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-RN61/5..

Editor:
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-220757
Tel Fax (0091) 01872-221702
Tel (0091) 01872-220814

The Weekly **BADR** Qadian
Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol .52 Tuesday 16 September 2003 Issue No. 37

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $:40 euro
By Sea : 10 £ 0r 20 U.S $

آپ کی جماعت پوری دنیا میں انتہا پسندی کی طاقتوں کے بالمقابل رواداری اور اعتدال پسندی کا مظاہرہ کرنے میں پیش پیش رہی ہے

اس قابل تقلید مثال کیلئے میں آپکو مبارکباد پیش کرتا ہوں

جلسہ سالانہ برطانیہ 03 کے موقع پر چارلس کینیڈی لیڈر ڈیموکریٹک پارٹی انگلینڈ کا پیغام

حضور کی خدمت میں حاضر ہونا اور آپ احباب کے درمیان شامل ہونا نیز اپنی پارٹی کیطرف سے جلسہ میں شرکت کیلئے مدعو کیا جانا میرے لئے باعث فخر و اعزاز ہے۔ میں اپنے ساتھ عزت مآب چارلس کینیڈی جو کہ لبرل ڈیموکریٹک پارٹی کے لیڈر ہیں کا پیغام لایا ہوں۔ انہوں نے مجھے جلسہ میں یہ پیغام پڑھنے کا ارشاد فرمایا ہے۔

پیغام

میں اپنے ساتھ جناب سائمن ہیوز کیطرف سے نیک تمناؤں و خواہشات کا تحفہ بھی لایا ہوں موصوف گذشتہ سالوں میں اس جلسہ میں شرکت فرما چکے ہیں ہم دونوں اپنے حلقۂ انتخاب کے کاموں کے طفیل آپ کی جماعت سے بخوبی واقف ہیں۔ ہمیں بڑی خوشی ہے کہ Royal Borough of Kingston کی کونسل میں چند مسلم بھائی بھی ہیں اُن میں سے ایک لالی ملک گذشتہ سال نائب میئر رہ چکے ہیں موصوف نے آپ کی جماعت اور Royal Borough of Kingston کی بڑی احسن رنگ میں نمائندگی کی ہے۔

موجودہ وقت برطانوی مسلمانوں کیلئے خاصہ پریشان کن رہا ہے اس سلسلہ میں آپ کی جماعت نے انتہاپسندی کی طاقتوں کے بالمقابل رواداری اور اعتدال پسندی کا مظاہرہ کرنے کی اہمیت کو اجاگر کرنے میں پیش پیش رہی ہے۔ آپ لوگوں نے برطانوی مسلمانوں بلکہ پوری دنیا کیلئے قیادت کی جو قابل تقلید مثال قائم کی ہے اُسکے لئے میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

آپ کی جماعت کے افراد جو خیراتی کام انجام دیتے ہیں اُس سے میں بخوبی واقف ہوں۔ آپ لوگ جس دانشمندی اور سمجھ داری کا ثبوت دیتے ہیں اللہ کرے خدا کی عطا کردہ توفیق سے آپ ایسا ہی کرتے رہیں میں آپ سب کی کامیاب مستقبل کیلئے دُعا کرتا ہوں۔

مجھے آپ نے آج یہاں مدعو فرمایا اس کے لئے میں آپ کا ممنون ہوں۔ خدا کرے برطانیہ میں آپ کا جلسہ بڑا ہی نشاط انگیز اور خیال آفریں ہو میں آپ سب کو خوش آمدید کہتے ہوئے اُمید کرتا ہوں کہ آپ ہمارے ملک اور ہماری مہمان نوازی سے لطف اندوز ہوں گے۔ ایڈورڈ ڈیوی (ایم پی)

کونسلر کولمبا بلانگو میئر ساؤتھ وارک سیرالیون کے تاثرات

جیسا کہ آپ نے ابھی ساعت فرمایا میرا اصل وطن سیرالیون ہے جہاں جماعت احمدیہ کی ایک بڑی تعداد رہتی ہے سیرالیون میں جماعت احمدیہ کے کئی بڑے بڑے اسکول قائم ہیں اور جماعت نے وہاں ہر لحاظ سے تعلیمی ترقی میں بھرپور کردار ادا کیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ سیرالیون کے باشندے بھی اس امر کا اعتراف کرتے ہیں۔

سیرالیون میں مذہب کے تئیں ہمارا رویہ فراخدلانہ ہے اور وہاں کوئی مذہبی مسئلہ نہیں ہے ہر مذہب کے لوگ ساتھ ساتھ رہتے ہوئے اپنے اپنے مذہب پر عمل کرتے ہیں۔

میئر بننے کے بعد یعنی 14 مئی کو جو میں نے خطاب کیا اس میں میں نے ایسے معاشرے کی تشکیل پر زور دیا جس میں ہر مذہب اور اعتقاد والے لوگ رہتے ہوں میرا پختہ یقین ہے کہ تمام مذاہب کے پیروکار ایک ساتھ امن و صلح کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔

میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے جلسہ میں شرکت اور خطاب کرنے کی دعوت دی یہ میرا پہلا جلسہ ہے اور اُمید کرتا ہوں کہ آخری نہیں ہوگا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ 37 واں سالانہ جلسہ ہے اور آپ 1985 سے یہاں جمع ہو رہے ہیں۔ میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس کو اُن کے پہلے جلسہ پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

میں دُعا کرتا ہوں کہ یہ ایام ہر لحاظ سے کامیاب گزریں اور آپ کو اس جلسہ کی روحانی اور سماجی مقاصد حاصل کرنے میں کامیابی عطا ہو۔ اس جلسہ کے 2500 سے زائد رضاکاران جو کہ انگلینڈ کے مختلف علاقوں سے آئے ہیں انہیں بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے اس امن کے گاؤں (اسلام آباد) کی تعمیر کی ہے اور جلسہ میں تقریباً 70 ممالک سے شرکت کرنے والے 25000 سے زائد مہمانان کی مہمان نوازی بھی کر رہے ہیں۔

آپ سب لوگ جس طرح برطانیہ کی زندگی کا حصہ بن چکے ہیں اور آج کے کثیر التمدن معاشرے میں آپ کی جماعت نے جو الگ پہچان بنائی ہے اس کے لئے بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس ملک میں مختلف اقوام کے لوگوں کیطرف سے جو تمدنی و ثقافتی بصیرت ہمیں حاصل ہوتی ہے اس کی ہم قدر کرتے ہیں آپ کے دعوت نامہ پر لفظ خوش آمدید تقریباً چالیس زبانوں میں لکھا ہوا ہے

> ''انسانیت کیلئے قربانی کرنے کے آپ کے جذبہ کی میں بہت قدر کرتا ہوں اس جذبہ کے تحت آپ نے دنیا کے کئی ممالک میں لوگوں کی خدمت کی اور کر رہے ہیں ایک دوسرے کے طریقۂ زندگی کا احترام پیدا کرنے کے لئے آپ لوگ مختلف مذاہب کے مابین گفتگو کیلئے مستقل طور پر مصروف ہیں اس کی بھی قدر کرتا ہوں''۔ (کاؤنسلر کولمبا بلانگو میئر ساؤتھ وارک، سیرالیون)

ہمارے لئے اس سے زیادہ اپنا پن کا احساس اور کیا ہو سکتا ہے ہمارے لباس غذا موسیقی فن اور تاریخ میں بہت سی چیزیں و باتیں مشترک ہیں جن کا ہم سب کو احترام کرنا چاہئے۔

انسانیت کیلئے قربانی کرنے کے آپ کے جذبہ کی میں بہت قدر کرتا ہوں اس جذبہ کے تحت آپ نے دنیا کے کئی ممالک میں لوگوں کی خدمت کی ہے اور کر رہے ہیں ایک دوسرے کے طریقۂ زندگی کا احترام پیدا کرنے کیلئے آپ لوگ مختلف مذاہب کے مابین گفتگو کیلئے مستقل طور پر مصروف ہیں اسکی بھی قدر کرتا ہوں ہم ایک دوسرے سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں لیکن آج کی شام میں آپ لوگوں سے کچھ سیکھنے آیا ہوں۔ (ترجمہ انگریزی سے بلال احمد شمیم استاد تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان)

ولادت

خاکسار کے بڑے ہم زلف مکرم مولوی ایچ شمس الدین صاحب کاواشیری مبلغ سلسلہ شہر منجیری کیرلہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 19.8.03 کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچہ کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ''ناصر الدین شمس'' تجویز فرمایا ہے بچہ وقف نو میں شامل ہے۔ نو مولود مکرم اے ایس حمید صاحب کاواشیری کا پوتا اور مکرم مولوی کے محمد علوی صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ کا نواسا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچہ کو نیک صالح خادم دین بنائے۔ اعانت بدر ۵۰ روپے۔

(ایس ایم بشیر الدین مدرس جامعۃ المبشرین قادیان)